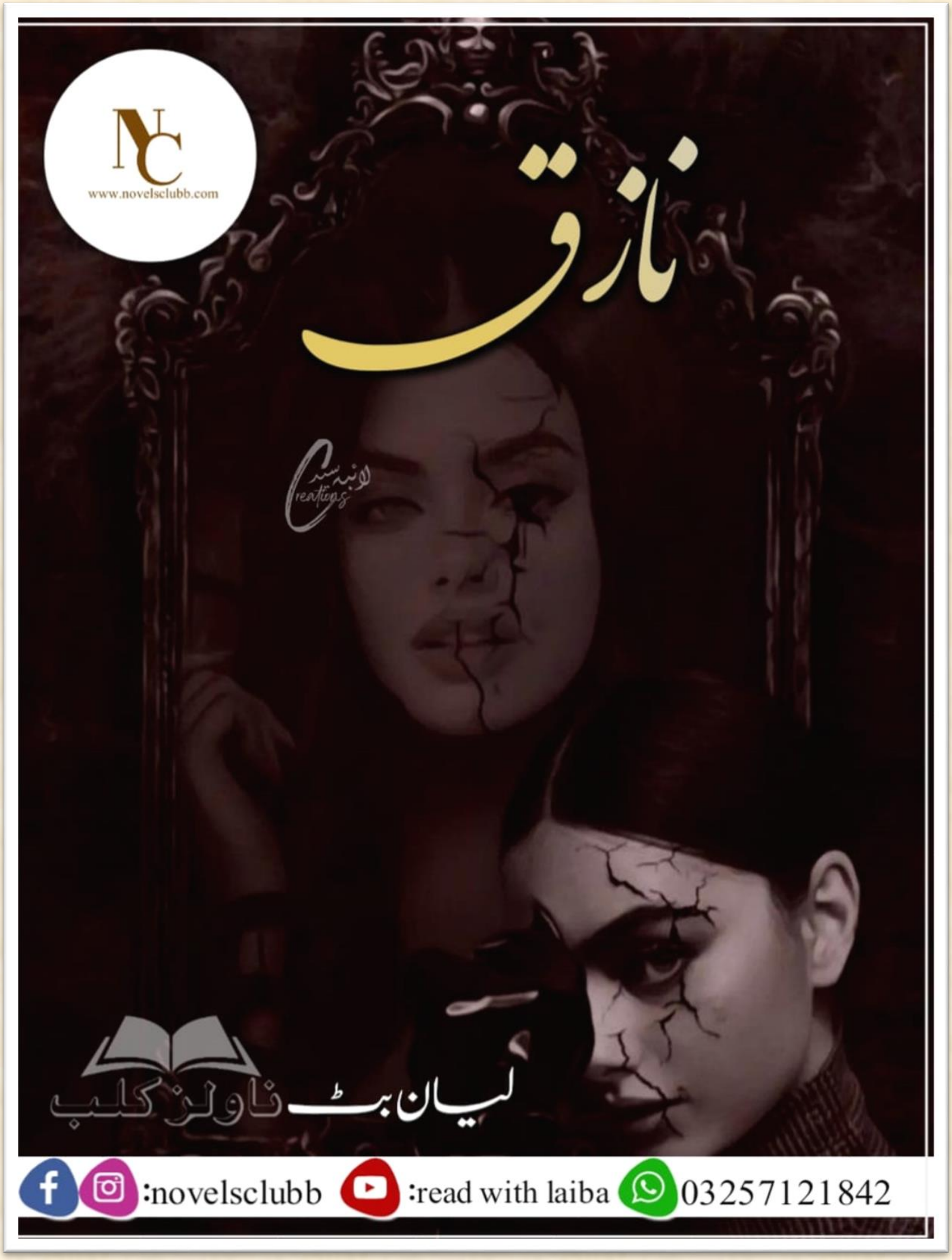
www.novelsclubb.com
نازق
لیان بٹ
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

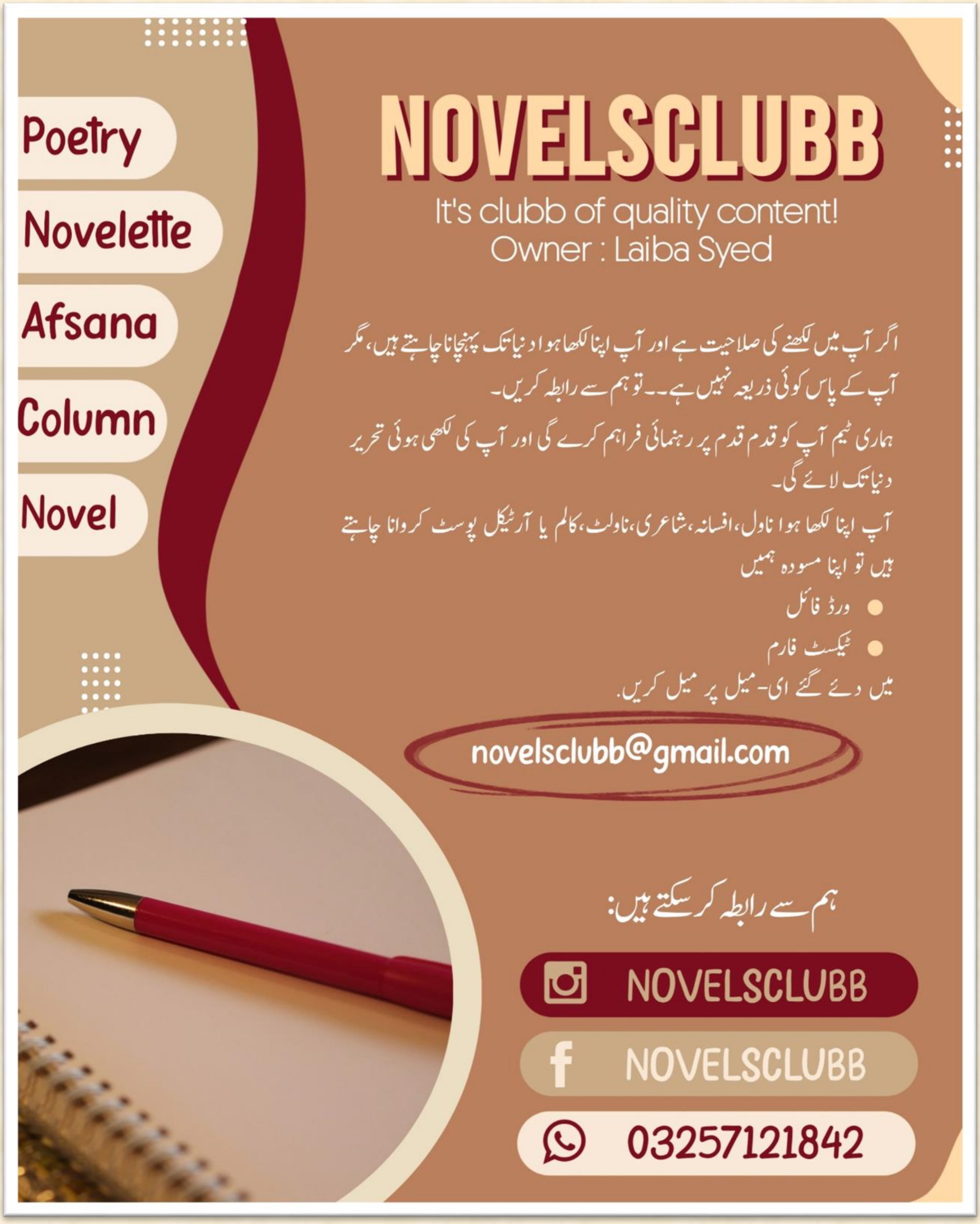
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

نازق

از قلم

لیان بٹ

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

نازق

4:قسط نمبر

مرادایو

مجھے کوئی یاد کرے گا کیو

کوئی میری بات کیو سنے گا

کوئی میرے ساتھ کیو چلے گا

میں ایک پل ہوں

سو جب یہ پل بھی گزر چکے گا

مجھے کوئی یاد کیو کرے گا

مالک!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نازق کے پوکارنے پر مالک مسکورا کر نازق کو دیکھ رہا تھا۔ حیرت تھی یا کیا نازق کچھ دیر کے لیے کچھ بول ہی نا سکی۔ مالک کے آنے کے بارے میں وہ جان کیو نا سکی،نازق کی حیرت مالک سے چھوپی ہوئی نہ تھی مالک جانتا تھا کہ یہ تو ہونا ہی تھا۔ وہ جس کو پرندے کہ اڑنے کی بھی خبر ہوتی تھی اسے مالک کے آنے کا نہ پتا ہونا حیر تکن بات تو تھی۔ مالک ہلکا سا نازق کے کان کی طرف جھکا

" و"ویسے تم حیران ہو گئ یہ تو مجھے پتا تھا مگر اتنی زیادا ہو گئ یہ نہیں پتا تھا

۔وہ کہ کر سیدھا ہونا جیسے مزاق کر رہا ہو،نازق استازایا مسکورائ

نازق مراد احمد کی حیرانی دوسروں کے لیے پریشانی ہوتی ہے مالک احمد،خیر تم شترنج" کے اس کھیل میں نئے ہو،لاعلمی ہر نئے کھلآری کا مقدر ہے مگر میں نازق مراد احمد اس کھیل میں بہت پہلے سے ہوں"

۔اس کی آواز میں کوئ لچک نہ تھی لہجہ حد درجہ کاٹدار تھا

۔ایک مشورادیتی ہوں جو بھی کرو مجھ سے اور میرے گھر والوں سے دور رہنا

ناول کلب
Clubb of Quality Content

وہ کھہ کر دوسری سمت کو مڑ گئ اور مالک احمد اپنی جگہ ششدر رہ گیا، جس کے سامنے کوئ آواز نہیں نکال سکتا تھا اسے نازق دمکی دے گی تھی، اس کی انا پر چوٹ کر گئ تھی۔ مالک کی نظروں نے نازق کا تب تک تعقب کیا جب تک کہ وہ نظروں سے اوجھے نہ ہو گئ۔

میرے جواب کی منتاظر رہنا مس نازق مراد احمد وہ بوبورا کر دوسرئ سمت میں مڑ گیا بہت کچھ تھا جو ابھی اسے کرنا تھا اور نازق کو جواب تو وہ اب کبھی بھی دے سکتا تھا، آخر کو اب دونوں ساتھ کام کرنے والے تھے یہ اس کا خیال تھا۔ حقیقت کیا ہو گئ یہ وقت ہی جانتا تھا۔ وہ باہر اپنی گاڑی کی طرف آیا، ابھی وہ کچھ کرتا اس سے پہلے ہئ اسے شور کی آواز آئ معمول سے مختلف شور وہ ٹھٹکا، کچھ غلط تھا۔ وہ تیز قدموں سے اپنی گاڑی کی طرف بھرا، گاڑیوں کو پیچھے چھوڑتا وہ اپنی گاڑی تک جلد پہنچنا چاہتا تھا اس کا دل دراک رہا تھا۔ اس کی گاڑی وہاں نہیں تھی، ہاں اس کی گاڑی وہاں نہیں تھی اس کا فون تہر ترایا تھا۔ وہ اس وقت بہت پریشان تھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسی پریشانی میں مالک نے اپنا فون نکالا فون کی جلتی سکرین مالک احمد کے چہرے کے

۔سارے رنگ نچیوڑ گئ تھی۔اس کی گاڑی غلط پر کانگ کی وجہ سے ضبط کرلی گئ تھی

۔اگلے ایک گنٹے میں مالک اپنی گاڑی نکلوا چکا تھا

۔میرے جواب کی منتاظر رہنا نازق مراد احمد

اگر نازق اس کی گاڑی اٹھوا سکتی تھی تو وہ بھی اپنی گاڑی واپس لینے کی طاقت رکھتا تھا وہ بھی

۔ایک گنٹھے میں۔اس کے فون پر ایک میسج موصول ہوا

“Mess with someone you can afford messing with”

میسج نازق کا تھا اور اب مالک نازق کے لیے بہترین جواب سوچ رہا تھا۔

****

اپنے کمرے سے نکل کر ازکی نے زیاد کو فون کیا زیاد کیا ہم مل سکتے ہیں؟

دوسری طرف کچھ دیر کی خاموشی چھا گئی،

قریباً آدھے گھنٹے کے بعد وہ دونوں وہیں تھے جہاں وہ آخری دفعہ ملے تھے، اسی ریسٹورینٹ میں، اسی میز پر، اور دھوپ اسی طرحا سے ان کی آنکھوں پر پڑ رہی تھی۔ وقت جیسے پیچھے چلا گیا ہو ایک لمبی خاموشی کا وقفہ تھا جو دونوں ہی نہیں توڑ پا رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ولا تلاقينا على سفح رامة

روجدث ينان العامرمة أحمر أ

فقلت خضبتي الكف على فراقنا

قالت ماعاذ الله ذالک ماجری

رو لكتني لا رأيتك راجاذ

بكيت دما حتى بللت به الثرى

مسحته بأطراف البنان مدامعي

فصارت خضابا بالاكف كما ترى

(پورانے عربوں کے مطابق یہ نظم قیس نے لیلا سے سوال کیا تھا ان میں یہ ایک رسم تھی کہ لڑکیاں ہاتھ پر لال مہندی لگاتی تھیں جب منگنی ہوتی تھی یا جب ان کا ہاتھ مانگا جاتا تھا عرسہ بعد جب قیس نے لیلا کو دیکھا تو اس کے ہاتھ لال تھے اور وہ پوچھ بیٹھا)

ولا تلاقينا على سفح رامة

(جب ہم صحرائی میدانوں کے کناروں سے ملتے ہیں)

روجدث ينان العامرمة أحمرا

(میں نے اس کی ہتھیلیوں اور انگلیوں کے نشانات کو سرخ دیکھا)

فقلت خضبتي الكف على فراقنا

(کیا آپ نے ہمارے الوداع پر اپنا ہاتھ رنگا؟)

قالت ماعاذ الله ذالك ما جری

(خدا کی قسم کبھی ایسا نہیں ہوا)

ولكنني لارأيتك راجاذ

(لیکن جب میں نے آپ کو جاتے ہوئے دیکھا)

بكيت دما حتى بللت به الثرى

(میں خون روتی رہی یہاں تک کہ میں زمین بھیگ گئی)

مسحتہ باطراف البنان مدامعي

(اور اپنی انگلی کے اشارے سے میں نے اپنے آنسو پونچھے)

فصارت خضا بابالا کف کماتری

(تو میرا ہاتھ سرخ ہو گیا جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں)

زیاد کو یہ یاد کیو آیا تھا، اسے یہ عربی نظم بہت اچھی لگتی تھی مگر اس کا اس وقت یاد آنا اچھی بات تھی؟ خاموشی کے اس وقفہ کو ازکی نے توڑا۔

"زیاد میں اس بات کا اعراف کرتی ہوں کہ میں بھی تمہیں پسند کرتی ہوں"

وہ اس بات کا اعترف کر رہی تھی جس کے بارے میں وہ نہ بھی کہتی تب بھی وہ اس کی آنکھوں کو پڑ سکتا تھا۔

"زیاد"

وہ ابھی کچھ کہتی اس سے پہلے زیاد کہہ اٹھا،

"ازکی آرام اور سکون سے مجھے پتو کہ کیا بات ہے میں تمہیں سنے آیا ہوں"

وہ دونوں میز کے امنے سامنے بیٹھے تھے زیاد کے کہنے پر وہ جو سر جھوکائے بیھٹی تھی، آسودء مسکوراہٹ لبوں پر سجائے اس انسان کو دیکھنے لگی، جو صرف اس کی ایک کول پر آجاتا تھا لیکن صرف اس کے لیے۔

"زیاد ہماری شادی نہیں ہو سکتی"

"اور تمہیں ایسا کیو لگتا ہے"ازکی کے برعکس وہ پر سکون تھا۔

" کیو کہ مجھے لگتا ہے کہ نازق نہیں مانے گئ اور مجھے لگتا ہے کہ بہت جلد نازق اور تمہاری ممی ایک دوسرے کے خلاف ہو گیں"وہ کہہ کر خاموش ہو گئ۔ کچھ وقت کے لیے خاموشی چاہئ جس کو زیاد نے توڑا،

"ازکی اگر چہ میں اور نازق اچھے ٹرمز پر نہیں ہیں مگر ہم بڑے ٹرمز پر بھی نہیں ہیں،نازق کو جتنا میں جانتا ہوں وہ تمہاری خوشی کے لیے مان جائے گئ لیکن تمہیں اس سے بات کرنی ہو گئ،رہی بات ممی کی تو میں جانتا ہوں کے وہ غلط کر رہی ہیں"وہ سکون سے پتا رہا تھا جیسے کچھ نہ ہو۔ وہ ایسا کیسے کر سکتا تھا اتنے آرام سے،

"کیا یہ سب اتنا آسان ہے زیاد"

وہ کچھ وقت کے لیے خاموش ہو گیا کچھ لمحہ ایسے ہی سر کے پھر زیاد نے کہا،

"اس سے بھی زیادا آسان ہے "وقت جیسے تھم گیا ہو،اور ان کے ارد گرد کوئی نہ ہو۔بس وہ ہو،ازکی ہو،اور ان کی آنکھوں پر پڑتی دھپ ہو۔

"ازکی یہ سب اس سے زیادا آسان ہے، کیو کہ سب کچھ ہو کر بھی کچھ نہیں ہوتا مگر میں ایک بات سوچ رہا ہوں کہ تمہیں یہ عقلمند مشورا کس نے دیا"

وہ جو خاموشی سے اس کی بات سن رہی تھی سوالیہ نظروں سے زیاد کو دیکھا،

"یہی کہ تم مجھ سے بات کرو"

ازکی کچھ وقت زیاد کو دیکھتی رہی اور پھر ایکدم اٹھ کر وہاں سے جانے لگی۔

"نہیں مجھے نہیں کرنی تم سے شادی "اور بیگ اٹھا کر وہان سے نکل گئی۔

"تمہیں تو میں دیکھ لو گئی زیان" بربرا کر گلاس ڈور سے باہر چلی گئی،وہ بس مسکورا کر اسے جاتا دیکھتا رہا۔

اسمہ احمد جمیل کے ساتھ راہاداری سے گزر رہی تھیں سیکیرٹری انھیں آج کے دن ہونے والی ان کی میٹنز سے اگاہ کر رہی تھی۔

"آج کی ساری میٹانز کینسل کر دو" اپنے فون پر جھکے جمیل نے حیرت سے سر اٹھایا،

"اس کی وجہ ممی"

"آج ہم وکیل سے ملنے جا رہے ہیں" اسمہ احمد اس دن کے واقعہ کے بعد کافی خاموش تھیں مگر نفرت نے ضرور پکڑ لیا تھا۔

Clubb of Quality Content

"میں چاہتی ہوں کہ یہ معاملہ جتنی جلدی ہو سکے ختم ہو،نا صرف نازق بلکہ میں اپنے بھائیوں کے ساتھ بھی نہیں رہنا چاہتی ہوں، کمپنی میری ہے تو اب میں ہی اس کو سمنبھالوں گئی مگر اپنے طریقے سے میرے مال سے کسی اور کو فائدا نہیں لینے دوں گئی"

کچھ تھا ان کی آنکھوں میں جو الگ تھا،وہ ان دونوں کو پیچھے چھوڑ کر راہداری میں آگے برھ گیں

کچھ دیر کے بعد اسمہ احمد اور جمیل وکیل کے سامنے تھے۔چند لمحوں کے لیے خاموشی چھا گئی پھر وکیل،جنید حسن نے خاموشی کو توڑا،

"میں یہ نہیں کر سکتا،میں لیگل فائل میں ردوبدل نہیں کر سکتا،یہ نا ممکن ہے"وہ ایک ہاتھ میں فائل تھامہ دوسرے ہاتھ سے فائل کہ ورق الٹا تا میز کے ایک سرے پر بیٹھا پریشان نظر آرہا تھا۔اس کے برعکس اسمہ احمد معمول سے ہٹ کر تحمل مزاج نظر آرہی تھیں۔

میز کے دوسرے سرے پر بھیٹی اسمہ کرسی کی پوشت سے ٹیک لگائے پورسکون انداز میں بولی،

"تم کر سکتے ہو اور صرف تم کر سکتے ہو" ان کی بات پر جنید حسن نے جھر جھری لی،

"یہ اگر تم نہیں کر سکتے تو ہے ایک جو تمہارے موکابلے کی ہے سبز آنکھوں والی سنہرے بالوں والی وہی جو اس وقت کی بہترین وکیل ہے مگر اگر یہ کام وہ کرتی ہے تو یاد رکھنا کہ تم اپنا مکام کھو دو گئے میں تمہیں فیور دیتی ہوں تو اس کی وجہ تمہارے والد ہیں حسن وسیم ماضی میں وہ میرے والد کہ بہت اچھے دوست تھے اور اگر وہ ڈو کو منٹر بدل سکتے تھے تو تم بھی کر سکتے ہو" جمیل اس ساری گفتگو میں خاموشی سے بیٹھا رہا، اس کی آنکھیں سرخ تھیں وہ ابھی بھی ڈر گز کے اثر میں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اب فیصلہ تمہارا ہے"

اپنی سنا کر جواب کے لیے انتظار کیے بغیر وہ وہاں سے نکل گئی جمیل بھی ان کے ساتھ وہاں سے نکل گیا اور جنید حسن نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرالیا۔

****

گزیل اپنے کمرے سے باہر نکل کر نازق کی سٹڈی میں گئی اس کے پیپرز ختم ہوئے تھے اور وہ کچھ کرنا چاہتی تھی۔ دروازے پر دستک ہوئی تو کرسی کی پوشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے نازق نے یکدم آنکھیں کھولیں،

"نازق کیا میں آ سکتی ہوں" گزیل کو دیکھ کر نازق کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی، سر کے خم سے اندر آنے کی اجازت دیتے وہ سیدھی ہو بیٹھی۔ گزیل قدم قدم چلتی میز کے قریب لگی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھی،

Clubb of Quality Content

"نازق کیا آپ مجھے کچھ انٹرسٹنگ پتا سکتی ہیں جو میں کرو میری سیماسٹر بریک ہے اور میں اس کو ضایا نہیں کرنا چاہتی ہوں" کچھ دیر سوچنے کے بعد نازق کو اس کے لیے کام مل گیا تھا،

"تم اوفیس جوائن کر لو" گزیل سخت بدمزا ہوئی۔

"نازق میں کچھ الگ کرنا چاہتی ہوں میں ہر سال کچھ سیکھتی ہوں اور کہیں نہ کہیں جاتی ہوں مگر اس بار کچھ گھر پر کرنا چاہتی ہوں جو مجھے بہتر بنے میں مدد کرے" وہ کچھ بھی کر سکتی

تھی اوفس جانے کے علاوہ۔ نازق نے پور سوچ انداز میں نظریں گھومائیں سٹڑی کی شلف میں بہت سی کتابیں بے حد نفاست سے ترتیب میں لگی تھیں،

" گزئل تم کوئی کتاب پڑھ لو یا کوئی اچھی ناول یہ تمہیں کافی چیزوں میں ہلپ کر سکتی ہے "

"نازق بکس کا تو مجھے پتا تھا پر کیا آپ ناول بھی پڑھتیں ہیں "

نازق ہلکا سا مسکارائی،

"ہاں میں ناول پڑھتی ہوں لیکن بہت کم بہت،کم رائیٹر ز ایسے ہیں جو اچھی ناول لکھتے ہیں "

" پھر آپ کی فیورٹ ناول کون سی ہے "

گزیل کی آنکھیں الگ طرح سے چمکنے لگی تھیں،اسے نازق بہت دلچسپ لگی تھی۔

" مجھے ایسی کہانیں پسند ہیں جس میں سارا وقت شک جس انسان پر کیا جائے وہ شخص آپ کا محافظ ہو اور جسے کہانی میں سب نرمل اور کومن سمجھے وہ انسان اصل کلپرٹ ہوتا ہے، مجھے

Clubb of Quality Content

ایسی کہانیں پسند ہیں جس میں راز ہوں، پہیلیں ہوں، جس میں بدلہ ہو،اور میری فیورٹ ناول ہے۔

HARRY

POTTER AND THE PHILOSOPHER STONE

نازق اب واپس کرسی کی پوشت سے سر ٹیکائے کنپٹی مسلنے لگی تھی اور گزیل کو کرنے کے لیے جو ملا تھا وہ اسے کرنے چلی گئی تھی۔نازق جانتی تھی اگلی دفعہ وہ جس گزیل سے ملے گئی وہ مختلف گزیل ہو گئی مگر وہ خود بھی تو مختلف تھی اس نازق سے جو وہ تھی، جب زکی زندہ تھا ہنسنے، مسکورانے، زندگی سے بھرپور نازق پھر کیا ہوا؟ ایک موت، صرف ایک موت، کیا صرف کسی کے چلے جانے سے انسان بدل جاتا ہے، تو موت تو ہر انسان کو آنی ہے مگر کیا وہ صرف موت تھی؟ نہیں وہ موت تو نہیں تھی صرف، وہ تو قتل تھا،اس کے بھائی کا قتل، اس کے پروٹیکٹر کا قتل،ساتھ ساتھ سال کے بچے کا قتل،زکی کا قتل،اور مراد بابا انھیں کیا ہوا تھا، کیوں وہ بدل گئے، کیوں وہ ویسے نہ رہے، کس چیز نے انھیں روکا کہ وہ اپنے بیٹے کے قاتل کو

نہیں ڈہنٹے یا انھیں لگتا ہے کے نازق شک کر رہی ہے۔ کیا انھیں ایسا لگتا ہے کیا پہلے کبھی انھوں نے مجھے شک کرتے پایا، کیا میں کبھی غلط صابط ہوئی مگر مراد بابا نے ہمشہ کے برعکس مجھ پر اعتیبار نہ کیا۔ سٹڈی کی لمبی اور چوڑی کھرکی سے چن کر آتی دھوپ نازق کے بالوں اور چہرے پر پڑ رہی تھی۔ سٹڈی میں خاموشی تھی مگر اس کے اندر شور تھا سالوں سے دبا ہوا شور وہ کیو نہیں مانتے تھے کہ زکی کھیلتے ہوئے نہیں گرا تھا اسے کسی نے گرایا تھا اور کیا انسان صرف گرنے سے مرجاتا ہے، کیا صرف دو منزلوں سے گڑنے سے انسان مرجاتا ہے۔ ایک آنسو کب اس کی آنکھ سے لکڑ کر گرا اسے پتا ہی نہ چلا۔

Clubb of Quality Content

****

سرمائی رنگ کے میز کے ایک طرف بیٹھا شخص جس کے بال سفید اور سیا کا مجموعہ تھے مسلسل کسی کا انتظار کر رہا تھا۔ بار بار ہاتھ میں پہنی گھڑی کو دیکھ رہا تھا، وہ وقت کا بہت پابند

نظر آتا تھا کرسی کے پیچھے سے اس کا نیم رخ نظر آتا تھا۔ یہ ایک عام ریسٹورینٹ تھا جہاں سامنے بیٹھا یہ شخص مس میچ تھا۔ لوگ معامول کے مطابق آجا رہے تھے، سامنے بیٹھے شخص کے چہرے پر پریشانی یہاں سے بھی دیکھائی دے رہی تھی کچھ لمحہ ایسے ہی گزر گئے، پھر یکایک سامنے بیٹھا شخص اپنی جگہ سے اٹھا اور گلاس ڈور سے باہر نکل گیا۔ مراد احمد آخر یہاں کس سے ملنے آیا تھا ایسا کیا ہوا تھا جو وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا وہ ابھی چاہتا تو باہر مراد احمد کو مار سکتا تھا، مگر اس جیسا ہی ایک شخص مراد احمد کے ساتھ تھا وہ مراد احمد کے مخلافوں میں سے ہے یہ وہ کسی کو پتا لگنا افوڈ نہیں کر سکتا تھا۔

****

نور اپنی گاڑی میں بیٹھی سامنے عمارت کو دیکھ رہی تھی، ایک شاندار عمارت جو دیکھنے والے کو مجبور کرے کہ ایک بار دیکھنے کے بعد کسی دوسری طرف نہ دیکھا جائے۔ نور اپنی گاڑی سے

نکل کر باہر آئی، عمارت جادو کر رہی تھی۔ نور کے قدم خود بخود عمارت کی طرف اٹھ رہے تھے۔ وہ ایک محل تھا، یا محل جیسا سفید شیشو سے موزایان محل کے چاروں طرف باغ تھا سوائے دروازے کے سامنے۔ وہ قدم اٹھاتی آگے بھڑتی گئی۔ سحر لوگوں سے وہ کام بھی کرواتا ہے جو انسان کبھی سوچ بھی نہ سکے، وہ بھی سب بھول گئی تھی یہ کہ وہ گھر اس کا نہیں اور یہ بھی کہ یہ پبلک پروپرٹی بھی نہیں۔ دروازے کے آگے ایک طویل راویش تھی جو داخلی دروازے تک جاتی تھی۔ وہ جب راہاداری کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچی تو اسے انکاشف ہوا کہ یہ محل شیشے کا تھا بے حد پور کشش شیشے وہ یہ غور ہی نہ کر سکی کہ شیشے صرف گھر کے سامنے تھے، اندر جا نکلے کے بعد معلوم ہوتا ہے کے سفید محل تین طرف سے دیوار جبکہ صرف ایک طرف سے شیشوں کی قید میں تھا۔ داخلی دروازے کے سرے پر ایک فانوس لگا تھا، وہ اندر آگئی ایک وسیع رہاداری اس کے سامنے تھی وہ قدم اٹھاتی اسے ابور کرنے لگی، رہاداری حول میں جاتی تھی حول کے اپر ایک فانوس تھا یہ فانوس پہلے والے فانوس سے زیادہ خوبصورت تھا۔ حول سے آگے اور تین راہادارین ملتی

Clubb of Quality Content

تھیں جب کہ ایک جانب شاہانہ طرز کی سیرھیاں تھیں یہ سیرھیاں محل کو محل جیسی چمک دے رہی تھیں۔اس محل کی تامیر بہت اچھی تھی کچھ اسے سجایا بہت بہترین طریقے سے تھا۔سیڑوں سے اوپر آؤ تو ایک طرف راہاداری تھی جبکہ دوسری طرف کمرے تھے، راہاداری میں آگے بڑو تو دیوار پر نسب لمبی کھڑکیاں جو کہ بہت پرکشش تھی سے باہر کا منظر نظر آتا تھا۔اس محل میں موقیت پانچ لوگ اور چند ملازم بہت مسروف معلوم ہوتے تھے۔وہ واپس سیڑایوں کی طرف بھاگی ایک چمک تھی اس کی آنکھوں میں،وہ چہرے پر مسکو راہٹ سجائے سیراں پلانگتی نیچے ڈرآئنگ روم میں آئی ایک وسیع و عریس محمان خانہ نلسک سے سجا ہوا،ایک شیشے کی دیوار تھی یا شاید دروازا تھا،ایک طرف دیوار پر پینٹنگز نسب تھیں،اور دوسری طرف بہت سے خانہ تھے جس میں قیمتی اشیاء تھیں۔اس کا سہر عقب سے آنے والی آواز پر ٹوٹا،وہ یکدم مڑی،آواز نازق کی تھی۔آنکھوں پر چشمہ لگائے،ایک ہاتھ میں کوٹ پکڑے،گنگریالے بالوں کو کندھوں پر سجائے،آپنی حلکی پولکی جیولری میں نازق بہت اچھی لگ رہی تھی۔

"انتہائی غیر اخلاقی حرکت ہے یہ مس نور خان کسی کے بھی گھر اس طرحا گھوما جاتا ہے کیا" وہ غصہ ضبط کر رہی تھی، جو بھی ہو کوئی اس کے گھر کو پبلک پلیس تو نہیں بنا سکتا نا۔

"مس نور خان آپ میرے گھر میں"

"بنگلے "نور نے کہنا ضروری سمجھا،

"جو بھی ہو "اسے ٹوکا جانا بڑا لگا تھا۔

"آپ میرے بنگلے میں اس طرحا کیسے گھوم سکتی ہیں جب کے آپ یہ جانتی ہیں کہ مجھے اپنی پرآؤیسی میں لوگوں کی مداخلت شدید نا پسند ہے "اس کا لہجہ نارمل تھا، مگر چہرے پر ضبط کے عصار واضع تھے۔

"ہم یہاں ایک مقصد کے تہد ملنے آئے تھے مگر نہیں اب ہم یہاں نہیں ملے گئے "نور حد درجہ شرمندا تھی، مگر جو بھی ہو اس کی نیت بڑی نہ تھی۔

"مس نازق میں اس بات کا عتراف کرتی ہوں کہ میں غلط تھی مگر میری نیت بڑی نہیں تھی اور ہم دوبارا اسی صورت میں ملے گئے جب آپ کو مجھ پر یقین ہو ورنا میں اپکی مدد نہیں کر سکتی وجہ آپ بہتر جانتی ہیں میں یہاں صرف اس لیے آئی تھی کہ مجھے لگا تھا آپ اسمہ احمد کے کہنے کے باوجود مجھ پر بھروسہ کرتی ہیں مگر شاید میں غلط تھی آپ کو تو یہ لگتا ہے کہ میں آپ کے گھر "اس نے گھر پر ضور دیا،

"میں کچھ دھنڈنے آئی ہوں تو اب بم آندا ملے گئے یا نہیں یہ بات آپ پر مناظر کرتی ہے" وہ جس سہر میں آئی تھی وہ بہت بڑی طرحا سے ٹوٹا تھا۔ وہ واپس اپنی گاڑی کی طرف چلی گئی اور نازق وہیں کھڑی رہ گئی۔

نور اپنی گاڑی تک آتے ہوئے ویسی نہ رہی تھی جیسے وہ گئی تھی،اس نے آج یہ بات سیکھ لی تھی کہ اپنے آئیدیل سے ملنے کی خواہش نہیں کرنی چاہیے کیو کہ اگر وہ ہماری ایکسپیکٹیشنز پر پورا نہ اترے تو دل ہمارا ہی دکھتا ہے۔چابی اگنیشن میں گھوماتے اس نے ایک آخری نگاہ نیم بلڈ پر ڈالی جس پر بہت خوبصورت انداز میں لکھا تھا

"مرادایو"

(MURAD EV)

وہ گاڑی کو گولی کی رفتار سے نکال لے گئی۔

نازق ویسے ہی کھڑی تھی جیسے نور کے جانے سے پہلے کھڑی تھی عقب سے آنے والی آواز پر وہ مڑی،

"یہ یہاں کیا کرنے آئی تھیں،نازق یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی یہاں کیسے آسکتی ہے یہ"

وہ بے حد غصہ میں تھا۔

"ایڈم ضرورت کے وقت گدھے کو باپ بنانا پڑتا ہے میں تو صرف اس کو رازدار بنا رہی ہوں"وہ جو کچھ اور کہنے لگا تھا اس کی چلتی زبان پر تالا لگا،وہ ششدر رہ گیا چند لمحہ کی دیر تھی اور وہ سب سمجھ گیا۔

Clubb of Quality Content

"ایڈم مجھے کہیں نہ کہیں لگتا ہے کہ وہ سچ کہہ رہی ہے"" نہیں آپ کو صرف لگتا نہیں ہے آپ کو کچھ نہ کچھ پتا ہے" اور وہ ہلکا سا ہنس دی۔

"ہاں مجھے کچھ نہیں سب کچھ پتا ہے مگر ایڈم تم اس سب سے دور رہو گئے جب تک میں نہیں کہو گئی"

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کا پلن تیار ہے" وہ دوبدو جواب دے رہا تھا۔

"تو پلن کے سارے خانے بھر گئے ہیں" نازق نے شانے اچکائے۔

"ظاہر ہے خانے بھر گئے ہیں بس کھیل شروع ہونے لگا ہے اب جاؤ اپنے کالج کی تیاری کرو"

وہ خاموشی سے چلا گیا۔ اور نازق اسے جاتا دیکھتی رہی۔

مرادایو اس کا گھر تھا، وہ اس سے بہت محبت کرتی تھی۔ اس گھر میں اس نے کافی سال گزارے تھے، تو اس گھر کے بارے میں بہت پوزیز ایو تھی، وہ اس کو کیسے کسی کے سامنے ہار سکتی تھی۔

ایو ترک زبان میں گھر کے لیے استعمال ہونے والا لفظ اتنا چھوٹا سا تھا مگر کیا یہ گھر تھا نہیں یہ گھر تو نہیں تھا یہ تو بنگلا تھا پھر اس کا نام گھر کیوں تھا! کیوں! ایسا کیوں ہے اس کی وجہ پتا ہے کیا ہے، کی وجہ یہ ہے کہ گھر چھوٹا ہوتا ہے اور لوگ قریب ہوتے ہیں بنگلے بڑے ہوتے ہیں جس کے ستون مضبوط ہوتے مگر مضبوط ستونوں کے کمروں میں مقید لوگ بہت کمزور اور ایک دوسرے سے بہت دور ہوتے ہیں۔ اس گھر میں نظر آنے والے لوگ بظاہر تو ایک دوسرے سے بہت دور ہیں مگر نہیں وہ دل سے ایک دوسرے کے ساتھ بہت قریب ہیں، جیسے دو انگلیوں کے درمیان فرق، ہاں بس اتنا ہی تو فرق ہے ان لوگوں کے درمیان سب اپنی اپنی جنگیں لڑ رہے ہیں، سب اپنی اپنی جنگوں میں ہارتے بھی ہیں اور جیتے بھی ہیں۔ سب ایک دوسرے کا سہارا بنتے ہیں ظاہر نہ بھی کریں مگر ایک

دوسرے سے بے حد محبت بھی کرتے ہیں۔ انسان کو ایسا ہی ہونا چاہیے بنگلے میں گھر کی طرح مضبوط بلند حوصلہ۔

ایک عرصہ میں نے خود سے لڑائی کی ہے کہ میں کمزور نہیں ہوں مگر میں ہوں، میں کمزور ہوں میں اتنی کمزور ہوں کہ مجھے سہاروں کی ضرورت ہے مگر مجھے سہارے نہیں ملے اسی لیے میں نے کمزور ہونا چھوڑ دیا اب یہ گھر مرادا یو میرا ایک بہت بڑا سہارا ہے۔ نور کو کیا پتا کہ یہ میرے لیے کیا ہے میں لوگوں کے سامنے اس کو کیوں نہیں دکھاتی؟ کیوں اس کو چھپا کے رکھنا چاہتی ہوں؟ کیوں میں نے رونق سے، شہر کی رنگ گینیوں سے اس کو دور بنایا؟ کیوں میں نے بابا سے کہا کہ نہیں مجھے بہت رش میں نہیں لینا گھر؟ کیوں میں نے ایک پرسکون علاقہ چنا؟ کیو مجھے یہ سب رنگ نہیں پسند؟ یہ شور کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ وہ اپنے کمرے میں رولنگ چیار پر بیٹھی سوچ رہی تھی، میرا سہارا میرا بھائی، زکی جب وہ چلا گیا تو میں اکیلی ہو گئی۔ لوگوں نے میری باتوں پر یقین نہیں کیا، نہ بابا نے اور نہ ہی علف ماما نے انھیں لگا کہ مجھے غلط فہمی ہوئی ہے لیکن مجھے غلط فہمی نہیں ہوئی، وہ خود سے نہیں مرا اس کا قتل

ہوا اگر کوئی اس کا قتل کر سکتا ہے تو میرا کیوں نہیں کر سکتا اور اگر میرا کر سکتا ہے تو ہمارے باقی بہن بھائیوں کا کیوں نہیں کر سکتا۔ عیلف ماما گزر گئی مجھے وہ بننا پڑا تھا جو میں نہیں بننا چاہتی تھی، مجھے وہ بننا پڑا کیونکہ اگر میں نہ بنتی تو لوگ ہمیں نوچ کھاتے دولت آزمائش ہے، لیکن کیا صرف دولت آزمائش ہے؟

نہیں، ان لوگوں کے اندر حسد یہ ان کی آزمائش ہے لوگ اگر اپنی آزمائش میں پورے نہ ہو سکے تو وہ ہمارے سے حسد کرتے ہیں اور حسد تو سفید پانی کو بھی پیلا کرتا ہے، تو ایک انسان کو مارنا کیا ہی بات ہے ایک آنسو اس کی آنکھ سے لکڑ کر بہتا چلا گیا۔ زکی کی موت کے ایک سال کے بعد ہم یہاں آئے تھے۔ اگر میں یہاں نہ آتی تو میں احمد دراز میں ہوتی تو میں آج نازق مراد احمد نہ ہوتی میں ایک کمزور اور بہت کمزور سی لڑکی ہوتی۔ "فرجائل "لڑکیوں کو ایسا نہیں ہونا چاہیے مگر میں ان لڑکیوں جیسی ہی تو تھی اگر زکی نہ جاتا تو میں کبھی بھی اتنی مضبوط نہ ہوتی، اس کے جانے نے مجھے مضبوط بنایا ہے مگر میں مضبوط نہیں بننا چاہتی تھی۔ مجھے قدرت نے مضبوط بنا دیا وہ مضبوط ستون جس کی اوٹ میں اب میرے باقی بہن بھائی

چھپے ہیں مراد بابا میرے ساتھ ہیں مگر میں ان سے آج بھی ناراض ہوں۔ وہ میری بات کیوں نہیں مانتے انھوں نے میری بات کیوں نہیں مانی؟ کیوں انھوں نے میری بات نہ مانتے ہوئے اس انسان کو نہ ڈھونڈا جو، جو ہمارے بھائی، میرے بھائی ان کے بیٹے کا قاتل ہے؟ وہ کیوں نہیں مانتے کہ اس کا قتل ہوا ہے کیا کوئی دو منزلوں سے گڑ کر مر سکتا ہے؟ صرف دو منزلیں ہی تو تھیں مگر وہ کیوں نہیں مانتے؟ کیوں؟ کتنا افسوس ہوتا ہے کہ جب کسی بھی کیوں کا جواب نہ مل سکے اور پھر آپ کے پاس رہتا ہے افسوس صرف افسوس مگر میری اس گھر سے صرف بری یادیں یا افسردہ یادیں نہیں ہیں، اس گھر نے مجھے بہت کچھ دیا ہے خوش رہنے کی وجوہات، لیکن غم زیادہ ہیں۔ میں خوشیوں کو بھی نیگلٹ نہیں کرتی اس گھر نے مجھے خوشی کے بہت سے لمحات بھی دیے، وہ لمحات جو سوچ کر ہی میرا موڈ خوشگوار ہو جاتا ہے۔ اسی گھر میں ایڈم آیا، اسی گھر میں گزیل آئی یہ دونوں مجھے اپنے بچوں کی طرح عزیز ہیں۔ ازکی میری بہن وہ میرا ایک مظبوط سہارا ہے۔ وہ نہ ہوتی تو میرے لیے یہ سب کچھ مینج کرنا بہت مشکل ہوتا، ازکی کو لگتا ہے کہ وہ نگلیکٹ ہوتی ہے اور

کہیں نہ کہیں لوگ اسے نگلیکٹ کرتے ہیں لیکن نہیں، میں نہیں، میرے لیے ازکی فور موسٹ ہے میں اسے کیسے بھول سکتی ہوں؟ کیسے اسے پیچھے چھوڑ سکتی ہوں؟ میں جو ازکی کی خواہشات جانتی ہوں میں جانتی ہوں وہ کسے پسند کرتی ہے، میں جانتی ہوں وہ کس سے محبت کرتی ہے، لیکن میں چاہتی ہوں کہ وہ مجھ پر اعتماد رکھے اور مجھ سے بات کرے میں اس کی بات پر انکار کیوں کروں گی؟ اس کی یہ بات کیوں نہیں مانوں گی، وہ ایک بار مجھ سے بات تو کرے میں اس کے لیے ہر چیز کر سکتی ہوں اس کے لیے، ایڈم کے لیے، گزیل کے لیے، مراد بابا کے لیے، لیکن میں زکی کا انتقام نہیں بھول سکتی، میں انتقام لے رہی ہوں اور میں لوں گی۔ میں قاتل کو نہیں چھوڑوں گی، چاہے مراد بابا چھوڑ بھی دے تب بھی۔ ہاں اگر میں نے اتنے سالوں میں ان سے بات نہیں کی تو اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ وہ جان جائیں گے کہ میں زکی کے قاتل کے پیچھے ہوں، زکی میرا بھائی، میرا وہ سہارا جس نے مجھے چھوڑ دیا قدرت نے ہمیں جدا کر دیا۔ میں ان تمام لڑکوں میں اکیلی لڑکی تھی پھر ازکی آئی اور اس کی نے مجھے سہارا دیا ازکی اور میں دنیا کی بہت سی جنگیں لڑ سکتے ہیں۔ ازکی کے اندر خود

اعتمادی ہے جو مجھے پسند ہے از کی کی اعتمادی کہیں پر اکر ختم ہوتی ہے تو وہ ہے مراد بابا۔

میں نہیں جانتی مراد بابا ایسا کیوں کرتے ہیں لیکن زکی کی موت سے از کی کا تو کوئی تعلق نہیں وہ تو آئی اس دن تھی جس دن زکی کی سانسوں کی ڈور ٹوٹی لیکن قصورہ تو میرا بھی ہے، میں نے بھی تو کبھی کوشش ہی نہیں کی کہ ان کے درمیان سب کچھ ٹھیک ہو جائے لیکن یہ کوشش میں کر بھی کیسے سکتی ہوں یہ کوشش تو انھیں خود کرنی ہے۔ ان دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ خود ہی ٹھیک ہونا ہے کسی تیسرے کا تعلق میں آجانا تعلق کو کمزور بنانے کے لیے کافی ہے، یا یہ ثابت کرنے کے لیے کہ ان کا تعلق اس حد تک مضبوط نہیں جس حد تک اسے ہونا چاہیے۔ میں ان کے درمیان برج نہیں بن سکتی، سوچتے سوچتے وہ کب سوئی اسے پتہ ہی نہ چلا۔

اگلے دن وہ صبح جلدی اوفس چلی گئی اسے از کان کے ساتھ پروجیکٹ کو ڈسکس کرنا تھا، از کان بھی وقت پر اگیا تھا وہ دونوں پروجیکٹ ڈسکس کر رہے تھے۔ از کان کا پروجیکٹ بہت اچھا تھا

"ہاں یہ اچھا ہے مگر پرفیکٹ نہیں"ازکان جو سارا لاہ عمل پتا کر پانی پینے لگا تھا اس کا منہ تک جاتا گلاس رکا

"اس میں کیا کمی ہے، میں نے ہر چیز کو ڈبل چیک کیا ہے میں نے ہر چیز کو بہت احتیاط اور بہت دھیان سے بنایا ہے اس میں کیا ہے جو اسے پرفیکٹ نہیں بنانے دے رہا" فائل کے ورک الٹاتی نازق نے نگاہیں اٹھا کے ازکان کو دیکھا۔

"یہ میں نہیں یہ تم بتاؤ گے"ازکان کو حیرت ہوئی،

"میں، میں کیسے بتاؤں میں یہ بتا تو رہا ہوں کہ میرے نزدیک یہ بہترین ہے"

"نہیں یہ بہترین تب ہو گا جب ہم جگہ swap کریں گے"ازکان کو حیرت ہوئی یہ نازق کیا بات کر رہی ہے، اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔

"دیکھو اس وقت ہمیں یہ بہترین لگ رہا ہے کیو کہ میں اسے نازق بن کر اور تم اسے ازکان بن کر ہی دیکھ رہے ہیں کیونکہ یہ پروجیکٹ تم نے بنایا ہے، تو تمہیں یہ اچھا لگ رہا ہے اور بظاہر تو اس میں مجھے کچھ غلط نظر نہیں آ رہا سب کچھ بہترین ہے مگر تمہیں اب اس پروجیکٹ

کو ازکان بن کر نہیں نازق بن کر دیکھنا ہو گا اور میں اگر ازکان بن کے دیکھوں تو ہمیں یہ ٹھیک لگے گا کیونکہ ہم لوگ ایک ساتھ کام کر رہے ہیں ہم لوگ حریف نہیں ہیں اب ہمیں یہ سوچ کے کہ ایک نیا پروجیکٹ بنانا ہو گا کہ ہم حریف ہیں تم اور میں حریف ہیں اور یہ پروجیکٹ جو تم نے بنایا ہے فرض کر لو یہ میں نے بنایا ہے اور اب تم اس کے مدمقابل ایک نیا لاہ عمل ترتیب دو اور دیکھو کیا ہم کہیں کچھ مس کر رہے ہیں کیونکہ یہ بظاہر تو بہترین ہے مگر اس میں کچھ تو ہے جو ہم مس کر رہے ہیں"

ازکان کو اس کی بات کچھ کچھ سمجھ لگی ذاتی اختلاف ایک طرف نازق کو کاروبار کے معاملے میں کوئی مات نہیں دے سکتا۔ اگر وہ کہہ رہی ہے تو وہ باظاہر نہ سہی لیکن حقیقتً ہمیں اس چیز کی ضرورت ہے ایسے ہی تو وہ اتنے سالوں سے کام نہیں کر رہی اس نے اثبات میں سر ہلایا،

"ہاں ٹھیک ہے میں اس کو تمہارے سامنے ایک ہفتے بعد دوبارہ لاؤں گا مجھے سمجھ آرہا ہے مگر ہاں یہ اتنا بہترین نہیں ہو سکتا جتنا تمہیں لگ رہا ہے کہ یہ ہو گا کیونکہ بظاہر تو چیزیں

مختلف نہیں ہوں گی یہی بہترین ہے لیکن میں ایک دفعہ پھر یہ کوشش کروں گا اس طرح ہمیں فائدہ اگر ہو گا تو کیو نہیں تمہاری اپروچ اچھی ہے "نازق استازایا مسکورائی،

"ہاں یہ بات مجھے پہلی بار کسی نے نہیں بتائی کہ میری اپروچ اچھی ہے میں یہ بہت کافی عرصے سے جانتی ہوں مجھے پتہ ہے کہ میری اپروچ اچھی ہے تب ہی میں اس کرسی پر بیٹھی ہوں ورنہ یہاں میرے علاوہ اور بہت سے لوگ تھے مگر سب سے قابل جو ہوتا ہے کرسی بھی اسی کی ہوتی ہے یا کم از کم پیسے والے کی اور ہاں اس وقت سب سے پیسے والے بھی تو بابا ہی ہیں مگر چونکہ بابا ریٹائر ہو رہے ہیں تو میں یعنی نازق مراد احمد اس کرسی پر ہوں وجہ میری ذہانت ہی ہے "وہ کرسی سے اٹھ کر اوفس کے دروازے سے باہر جانے لگی لمحے بھر کے لیے وہ رکی اور پیچھے مڑ کر دیکھا،

"تمہارے پروجیکٹ میں جانتے ہو غلطی کیا ہے "وہ جو کچھ سخت کہنے لگا تھا غصہ ضبط کر گیا

"تمہارا بنائے گئے اس پروجیکٹ میں استعمال ہونے والا رومٹیریل زیادہ ہے ہاں یہ پروجیکٹ بڑا ہے لیکن رامٹیریل اتنا زیادہ نہیں استعمال ہو گا اگر ہم اس رامٹیریل پر زیادہ

خرچہ کر دیتے ہیں تو باقی کے پروجیکٹ کے اندر ہمارا بجٹ کم ہو جائے گا اور بجٹ اگر کم ہو گیا تو ہمیں فنڈز دینے والا اس وقت کوئی نہیں، اگر تم اس پر تھوڑا اور کام کرو تو تم جان جاؤ گے کہ یہاں پہ تمہیں کیا کرنا چاہیے میں جانتی ہوں لیکن میں چاہتی ہوں کہ یہ کام تم خود کرو کیونکہ پروجیکٹ ہیڈ میں نہیں تم ہو اور میں تمہیں ہیڈ کر رہی ہوں" ساتھ ہی شانے اشکا کر گلاس ڈور سے باہر نکل گئی۔ ازکان نے فائل کو جھٹکے سے اٹھایا پھر رومٹیریل والا حصہ کھولا اں اس نے رامٹیریل کافی زیادہ لکھا ہوا تھا لیکن ازکان کو یہ دیکھ کر بھی سکون نہیں آیا تھا، جو بھی ہو نازق کو اس کے ساتھ ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی اگر وہ انسانوں کی طرح بات کر رہا ہے تو وہ بھی کم از کم انسانوں کی طرح بات کرے اسے عورتوں کو خود کو حکم دینا ہرگز ناپسند تھا، وہ مرد تھا اس کے حساب سے مرد حاکم ہوتا ہے لیکن یہاں اسے عورت کی حکومت قبول کرنی پڑ رہی ہے، تو یہ چیز اس کے لیے اسان کیسے ہو سکتی ہے مگر اگر وہ انسانوں کی طرح بات کر رہا ہے تو وہ بھی اس کے سر پر سوار نہ ہی ہو تو بہتر ہے لیکن نازق کے لیے یہ تو موقع ہے مجھے نیچا دکھانے کا وہ یہی کرتی آئی ہے ہمیشہ سے وہ بھی اس کا بھائی

بھی، سب ایک جیسے ہیں فائل کو پٹکنے کے انداز میں ٹیبل پر رکھتا وہ اوفس کانفرنس روم سے باہر چلا گیا۔ سیاہ فل میز پر پڑی رہ گئی۔

نازق اس روز کے بعد آج متفق آئی تھی اسے حیرت تب ہوئی جب اس نے زیان کی گاڑی کو وہاں کھڑا دیکھا، کیا زیان فری ہے اور اگر فری بھی ہے تو وہ پہلے کبھی تو ادھر آیا ہی نہیں اسے خوشی ہوئی تھی زیان سے بات کر کے اسے .بہت سکون ملتا تھا مگر وہ اس بات کا اقرار کبھی نہیں کرتی تھی۔ وہ انسان اس کی آدھی سے زیادہ مشکلیں باتوں سے ہی حل کر دیتا تھا وہ بہترین دوست تھا لیکن صرف دوست اپنا پرس اٹھاتی گاڑی کا دروازہ بند کر کے متفق کے داخلی دروازے سے اندر چلی گئی مگر کوئی تھا جو اسے سارا وقت دیکھ رہا تھا مگر نازق اسے نہیں دیکھ پا رہی تھی۔ وہ اندر آئی تو زیان اس کی سیکرٹری سے بات کرتے دکھائی دیا وہ بے تاثر چہرہ لیے ان تک گئی،

"خیریت تم آج یہاں کیسے" اس نے آتے ہی سوال کیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میرا خیال ہے ہم دونوں مسلمان ہیں اور جب مسلمان ملتے ہیں تو سلام لیتے ہیں سب سے پہلے "زیان نے طنز کرنا لازمی سمجھا تھا۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ محترم جناب آپ آج یہاں کیسے آئے، کیا آپ کی آمد میں خیریت ہے یا آپ اپنی طرح کی کوئی بری خبر لے کر آئے ہیں" وہ روزمرہ سے مختلف انداز میں بات کر رہی تھی۔ زیان بے اختیار ہنس دیا۔

"ہاں خیریت ہے .بہت دنوں سے تم سے صحیح سے بات نہیں ہو سکی تھی سوچا تم سے ملنے خود ہی اجاؤ کیونکہ تم کبھی خود نہیں آتی ہمیشہ مجھے ہی آنا پڑتا ہے تمہارے پاس"

"کیا کوئی ضروری بات تھی" وہ دوبارہ بے تاثر ہو گئی تھی۔ وہ لمحوں میں لہجہ بدلنے والوں میں سے تھی۔ عجیب! "کیا کوئی کام ہو تب ہی کوئی ملتا ہے یا کوئی ضروری بات ہو تبھی ملتے ہیں دوست ایسے بھی مل لیتے ہیں"

"زیان میں اتنی فری نہیں ہوں"

"مگر میں ہوں" وہ خوشگوار لہجے میں بات کر رہا تھا۔

ذ" تو میں کیا کروں"

"ہم لوگ آج تمہاری بیکری سے تمہارے ہاتھ کا بنا ہوا کیک کھا سکتے ہیں ہاں میں جانتا ہوں کہ تمہارے پاس تھوڑی قلت ہے میٹھے کی کیونکہ اسمہ احمد نے تمہیں چینی دینے سے منع کر دیا ہے اور باقی تمہارے اندر کی کرواہٹ بھی کیک میں مل جائے گی پر کوئی بات نہیں میں کروا کیک بھی کھا لوں گا وہ عام سے لہجے میں کہہ رہا تھا اور نازق کا دل چاہا اس کے سر پہ کچھ دے مارے۔

"کیا تم اپنا منہ کبھی بند نہیں رکھ سکتے اور فضول باتیں کرنا بند نہیں کر سکتے"

"انسان کو فضول باتیں کر لینی چاہیے اگر انسان کی کسی فضول بات سے کسی دوسرے کے چہرے پر ہنسی آتی ہے اور وہ خوش ہوتا ہے تو انسان کو وہ فضول باتیں کر لینی چاہیے"

"یہ کس فضول سائنٹسٹ نے کہا ہے"،

"یہ میں نے ڈاکٹر زیان احمد نے کہا ہے"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"واہ کیا بات ہے ڈاکٹر زیان احمد آپ کی" وہ سر کو خم دیتا تعریف وصول کر چکا تھا۔

"اچھا بتاؤ کیا تم نے سچ میں کیک کھانا ہے تو میں ویسے بھی بنانے جا رہی ہوں ایک ہمارے لیے بھی بنا لیتی ہوں" وہ عام سے لہجہ میں کہہ رہی تھی۔

"تو میں یہاں مذاق کرنے تھوڑی آیا ہوں مجھے واقعی میٹھا کھانے کا دل چاہ رہا ہے" وہ مصامیت سے کہہ رہا تھا۔

"اچھا کیک کھانا ہے یا براؤنی"

"کیک کھانا ہے" وہ یکدم ہی پورجوش ہوا تھا۔

"آج میرا زیادہ میٹھا کھانے کا دل چاہ رہا ہے"

"کون سا فلیور بناؤ"

زیان نے کچھ سوچا،

"وہی جس میں تم کم از کم کرواہٹ بھر سکو"

" پھر ایک کام کرتے ہیں میں بناتی ہی نہیں جاؤ تم کسی دوسری جگہ سے جا کے کھا لو" وہ بھرا مان گئی تھی۔ وہ بے اختیار ہنس دیا،

"اچھا ٹھیک ہے جو بھی بناؤ گی میں کھا لوں گا لیکن اگر چاکلیٹ کیک ہو تو مجھے زیادہ مزہ آئے گا، اور ریڈ ویلویٹ بھی ہو جائے، یا پائن ایپل کیک" وہ اور بھی کچھ کہتا اس سے پہلے نازق بول پڑی،

"ایک کام کرتی ہوں میں تمہارے لیے سب کچھ بنا دیتی ہوں ٹھیک ہے پوری بیکری اٹھاؤ اور اپنے ساتھ لے جاؤ"" ٹھیک ہے ٹھیک ہے کوئی بھی بنا لو میں کھا لوں گا"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ پیر پٹختا کر اندر کچن میں چلی گئی۔

" گھنگریالے بالوں والی ڈائن نہ ہو تو" وہ بھر بھرا کر رہ گیا۔ وہ متفق آ کر کتنی بدل جاتی تھی، اور یہ بدلاؤ کتنا اچھا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں میز کے عتراف لگی کرسیوں پر بیٹھے تھے اور میز پر ایک چاکلیٹ کیک پڑا تھا جس کو بیچ میں سے کاٹ کر دو حصوں میں بانٹ دیا گیا تھا۔ کیک بہت مزے دار لگ رہا تھا۔

"ادھا کیک میرا ہے اور ادھا تمہارا" وہ اسے ایک ابرو اٹھائے پتا رہی تھی۔

"ٹھیک ہے پر کوئی پلیٹ نہیں ہے ہم کیا ایسے ہی کھانے والے ہیں"

"ہاں تو ایسے ہی کھانا ہے پلیٹ میں کیوں لے کر آؤ ایسے ہی کھاتے ہیں مزہ ائے گا"

"نازق کیا ہو گیا ہے کیا ہم اس کو ایسے ہی کھائیں گے"

"ہاں کیک کے وقت میں بھول جاتی ہوں کہ میں نازق مراد احمد ہوں اس وقت مجھے لگتا ہے کہ بس میں ایک انسان ہوں ایک عام انسان جس کو کیک بہت زیادہ پسند ہے جو کیک کو کسی بھی طرح سے کھا سکتی ہے اور میں کیک کو صرف ایک سپون کی ہیلپ سے کھاؤں گی، اور اگر تمہیں زیادہ شوق ہے تو تم جاؤ اور ایسے کھاؤ جیسے تم کھانا چاہتے ہو لیکن میں تمہیں بتا دوں تمیں شاید ویسے کھا کر مزہ نہ آئے ایسے کھانے میں زیادہ مزہ آتا ہے"

وہ زیان کی پرواہ کیے بغیر خود کیک کھانا شروع ہو گئی تھی۔ کیک ٹرے میں ہی تھا اسے کسی پلیٹ میں نہیں نکالا گیا وہ ایک نظر کیک کو دیکھتا اور ایک نظر نازق کو جو بہت سکون سے کیک کھا رہی تھی بہت آرام سے جیسے اس کے ہر ایک زرے کا ذائقہ چھک رہی ہو۔

وہ ہاتھ تھوڑی تلے جمائے اسے دیکھے گا لبوں پر مسکراہٹ کب آئی اسے پتہ ہی نہ چلا، کتنا مکمل منظر تھا۔ وقت تھم گیا پیچھے چلتا شور رک گیا ویٹسز کی بھاگم بھاگ، اوڑر پلیس کرتے لوگ، کچن سے آتا شور، ہر چیز رک گئی، تھم گئی، جم گئی، اگر کچھ تھا تو بس سامنے بیٹھی وہ عورت جو مزے سے کیک کھا رہی تھی، کتنا اچھا لگ رہا تھا یہ منظر کتنا مکمل تھا۔ ویسے جیسے کبھی ایک مکمل منظر اور بھی تھا دو گھر سواروں کے درمیان، نازق نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا،

"کیا تم نے نہیں کھانا" اس نے تھوڑی کے نیچے سے ہاتھ نکال کر میز پر رکھا۔

"اگر تم اسے مجھے پلیٹ میں نکال دو تو میں کھا لوں"

"جاؤجا کر پلیٹ لے لو" وہ کہہ کر دوبارہ کھانے لگی، زیان آنکھوں میں حیرت لیے نازق کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا تم اپنے کسٹمرز کے ساتھ ایسے بات کرتی ہو"

"میں یہاں کی اونر ہوں ویٹر نہیں اور مجھے یہاں پہ مفت کے کسٹمرز کی ضرورت نہیں ہے" بے نیازی سے شانے اشکائے۔

"اللہ اللہ اب کیا تم مجھ سے بھی پیسے لوگی"

"اس کیک کی ہاف پرائس تم دو گے" زیان کو لگا اس نے کچھ غلط سنا ہے، وہ بدوقت بول پایا،

"اور باقی ہاف کون دے گا"

"یہ میں نے بنایا ہے باقی ہاف مجھے معاف" وہ شانے اشکا کر بے نیازی سے دوبارہ کیک کی طرف متاوجہ ہوئی۔

"اچھا ٹھیک ہے ویسے ہی کھالیتا ہوں ورنہ بنا کھائے کیک کی ہاف پرز دینے کا میرا ابھی کوئی ارادہ نہیں"

"گڈ،اچھا ارادہ ہے"

تقریبن پانچ منٹ کے بعد زیان سپون سے کیک کھا رہا تھا،غیر ارادی طور پر اسے اچھا لگا تھا۔

"ویسے اتنا برا طریقہ بھی نہیں ہے کھانے کا مزہ آرہا ہے"

"کیک بنایا ہی اتنا اچھا ہے کہ مزہ آئے"

"ہاں یہ بات سچ ہے کہ کیک اچھا بنا ہے پر اب مجھے کھانے دو تنگ مت کرو"وہ بات مختلف انداز میں بات کر رہی تھی۔

"اچھا یہ بتاؤ پروجیکٹ کیسا جا رہا ہے"

"پروجیکٹ اچھا جا رہا ہے لیکن بہترین نہیں"زیان نے سوالیہ ابرو اٹھائی،

"کیو"

"از کان بہترین کر سکتا ہے ذاتی اختلاف ایک طرف وہ کام بہت اچھا کرتا ہے بس اس کو تھوڑا احساس دلانے کی ضرورت تھی جو دلا آئی ہوں" وہ کھاتے ہوئے مصروف انداز میں کہہ رہی تھی،

"مطلب تم نے پھر سے کوئی تلخ کلامی کی ہے یا اللہ نازق تمہارا کیا مسئلہ ہے از کان سے" نازق نے حیرت سے اسے دیکھا،

"مجھے کیا مسئلہ ہے، جیسے تم نہیں جانتے مجھے کیا مسئلہ ہے تمہیں سب پتہ ہے پھر تم ایسی باتیں کیوں کر رہے ہو تم جانتے ہو وہ کیسا ہے وہ کیا کرتا آیا ہے اسے عورت کی عزت ہی نہیں کرنی آتی اور اسے لگتا ہے کہ عورت حکومت کے لیے نہیں بنی اسے یہ قبول ہی نہیں کرنا کہ عورت بھی لیڈ کر سکتی ہے، ہاں میں جانتی ہوں وہ ٹپکل مردوں کی طرحا نہیں ہے لیکن اس میں یہ عادت ہے وہ عورت کی حکومت نہیں قبول کرتا اور اسی وجہ سے وہ مجھے ہمیشہ کمتر سمجھتا رہا جب کہ وہ جانتا تھا یا اس بات سے انکار کرتا تھا میں نہیں جانتی کہ میں

بہت کچھ کرنے کے قابل ہوں اس نے اتنے سالوں میں میرے لیے بزنس میں اتنی مشکلیں کھڑی کی ہیں کہ میں بتا بھی نہیں سکتی اور تم کہتے ہو وہ مجھے کیا کہتا ہے حتی کہ وہ زکی سے بھی حسد کرتا تھا اور وہ زکی سے جیلس ہوتا تھا کیونکہ وہ بہت ذہین تھا وہ ہمیشہ مجھے تنگ کرتا تھا یہاں تک کہ جب زکی زندہ تھا تب بھی"

"وہ سب تو ماضی تھا نازق وہ اب تو ایسا نہیں کرتا ہو گا کم از کم میں نے ایسا نہیں دیکھا" وہ سمجھانے والے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

"تم اس کے بارے میں کچھ برا کیوں نہیں سن سکتے"" مجھے نہیں پتہ"

"مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ ہے ایسا آج بھی ہے، کل بھی تھا، اور لگتا ہے وہ ہمیشہ ایسا ہی رہے گا۔ تمہیں اگر اس بات کو نہیں ماننا تو نہ مانو تمہارے نہ ماننے سے حقیقت بدل تو نہیں جائے گی" وہ یکدم پہلے جیسی نازق ہو گئی تھی، سخت، طنزیہ،

"نازق" اس نے بات کا رخ بدلنے کے لیے بات ہی بدل دی۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ اسمہ احمد کا کیا کرنا ہے" وہ ماحول میں تناؤ ختم کرنا چاہتا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"وہ میرا مسئلہ ہے تم اپنے کام سے کام رکھو میں یہ سب کچھ ہینڈل کر لوں گئ"

"اچھا نا ٹھیک ہے نازق میں نے مان لیا کہ از کان کرتا ہو گا"وہ بچوں کو سمجھانے والے انداز میں کہہ رہا تھا۔

"میں بچی نہیں ہوں زیان جس کو تم ایسے کہو گے اور وہ مان جائے گئ تم نہ مانو میں تمہیں منوانا بھی نہیں چاہتی مجھے تمہاری ویلیڈیشن کی ضرورت نہیں ہے، تمہاری کیا مجھے کسی کی ویلیڈیشن کی ضرورت نہیں"

"میرا مطلب تھا کہ تمہارا پلان کیا ہے"وہ ہموار لہجے میں کہہ رہا تھا،جانے ان جانے میں وہ پتہ نہیں کیوں اس کا دل دکھا گیا تھا۔وہی کر گیا تھا جو سب اس کے ساتھ کرتے تھے۔

او خدایا!اسے یہ نہیں کرنا تھاوہ یہ نہیں کرنا چاہتا تھا،وہ تو بس اس کے دیکھنے کا زاویہ بدلنا چاہتا تھا۔

"محترمہ کم از کم جہاں تک مجھے یاد ہے اگر انہوں نے آپ کو کچھ کہا تھا تو ساتھ ہی ساتھ مجھے بھی کہا تھا آپ صرف اپنا کام کریں گی لیکن میں اپنا کام کیسے کروں گا"وہ اسی کے لہجے میں

بولنے لگا تھا۔ لہجہ اگر وہ بدل سکتی تھی تو کم از کم وہ اسے واپس ٹریک پر لانے کے لیے اسی کے لہجے میں بات کرنے لگا تھا۔

"وہ تمہارا مسئلہ ہے زیان احمد تم جانو کیا کرنا ہے"

"واہ! مجھے لگا تھا ہم دوست ہیں لیکن نہیں تم تو وہی ہو جو سب کہتے ہیں گھنگریالے بالوں والی ڈائن"

"میرا خیال ہے تم ڈاکٹر کہنا چاہتے ہو"

"نہیں میں کہنا چاہتا ہوں گنگریالے بالوں والی، بے مروت، بے لحاظ، بد تمیز، انتہائی لمبی زبان والی، اور اچھے انسانوں کی قدر نہ کرنے والی مس نازق مراد احمد آپ بے حد بد تمیز ہیں، بد تہذیب ہیں، اور اس سب کے باوجود بھی آپ میری دوست ہیں تو اگر آپ کو اس بات کا شرف حاصل ہے تو آپ خوش رہیں کہ آپ کو مجھ جیسا ہینڈ سم، انٹیلیجنٹ، ایک بہت ہی اچھے سینس اف ہیومر والا دوست ملا ہے"

اس کا لہجہ اتنا مذاقیا تھا کہ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہنسے لگی۔ اسے ہنستا دیکھ زیان بھی ہنس دیا، ان دونوں کو ہنستا دیکھ گلاس ونڈوز سے دور کھڑا وہ شخص بھی مسکرا دیا، وہی جو ہر وقت نازق کو نظروں میں رکھے ہوئے تھا۔

کیک ختم کرنے کے بعد زیان جانے لگا، جانے سے پہلے وہ رکا،

"نازق میری ایک بات مانو از کان جیسا بھی ہے تم اپنا رویہ ویسے ہی رکھو جیسا سب کے ساتھ رکھتی ہو تم اسے یہ بات ثابت کیو کرنا چاہتی ہو کہ وہ کمتر ہے تم ویسی کیوں نہیں ہو جاتی جیسی تم رہنا چاہتی تھی"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نازق نظریں اٹھائے اسے دیکھ رہی تھی، ہاتھ سینے پر بندے وہ بالکل خاموش تھی، وہ صرف سن رہی تھی وہ کسی اور کی نہیں سنتی مگر سامنے کھڑا شخص کوئی اور نہیں تھا وہ بہترین رازدار تھا، بہترین دوست، اور بلاشبہ بہترین انسان تھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں بے بنیاد الزام لگاتی ہوں" وہ بے تاثر لہجے میں سوال کر رہی تھی۔

"میں یہ نہیں کہہ رہا کہ تم بے بنیاد الزام لگاتی ہو مگر یہ ہو سکتا ہے کہ تم اتنے سالوں سے غلط فہمی کا شکار ہو اور میں تمہیں باقیوں کی طرح جج نہیں کر رہا پتہ نہیں کیوں میرا دل کہتا ہے وہ ایسا نہیں"

نازق کو بے اختیار زیان پر ترس آیا،

"زیان دل کی سننے والے اکثر ہار جاتے ہیں" وہ مسکرایا دل میں کچھ ٹوٹا سا تھا کسی ڈر نے جیسے جنم لیا ہو۔

"مجھے لگتا ہے کبھی کبھی ہارنا غلط نہیں ہوتا"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"لیکن نازق مراد احمد مر سکتی ہے ہار نہیں سکتی" وہ بس مسکرا کر رہ گیا کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہوئے پھر وہ گلاس ڈور کو پار کرتا باہر چلا گیا۔ نازق اسے جاتا دیکھتی رہی، اس سارا وقت وہ دونوں کسی کی نظروں کے حصار میں تھے۔ نازق خود پر کسی کی نظریں محسوس کرتی مڑی، مگر وہاں کوئی نہیں تھا وہ سر جھٹک کر اپنا کام کرنے لگی۔

بہت کچھ تھا جو ابھی اسے کرنا تھا اور تا قت کار کے پاس بھی اب بہت کچھ تھا کرنے کے لیے۔

بہت عرصے بعد آج مراد احمد گولف کھیلنے آئے تھے،وہ گولف کے ایک بہترین کھلاڑی تھے۔ جوانی میں انہوں نے بہت گولف کھیلا تھا وہ اکیلے تھے جب انہیں کسی کی آواز آئی، آواز ان کے عقب سے آئی تھی،انہوں نے مڑ کر دیکھا تو وہاں از کان تھا،انہیں خوشگوار حیرت ہوئی،

"مجھے معلوم ہوا کہ آپ یہاں آئیں ہیں تو میں نے سوچا کیوں نہ آج آپ کو کمپنی دی جائے اور آپ کی کمپنی سے کچھ فائدہ اٹھایا جائے" وہ مسکرا کر کہتا بہت اچھا لگ رہا تھا۔ مراد احمد اس کے اس طرح کہنے پر مسکرا دیے۔

"آؤ بیٹا"

ان کے لہجے میں پیار تھا،

"اب آپ کیسے ہیں چاچو پچھلے دنوں آپ کی طبیعت کے بارے میں پوچھ نہیں سکا معذرت چاہتا ہوں کام بہت زیادہ تھا اور آج کل پھیلے ان فسادات کی وجہ سے تو بالکل وقت نہیں ہوتا بہت مشکل سے ابھی وقت نکالا ہے"

مراد احمد اس وقت کی کمی سے واقف تھے،

"جانتا ہوں وقت کی قلت ہے میرے پاس بھی، تمہارے پاس بھی، ہر انسان کے پاس وقت ہی کی تو قلت ہے تم میرے ساتھ کھیلنا چاہو گے" وہ کھولے دل سے کھیلنے کی داوت دے رہے تھے۔

"کیوں نہیں"

اس نے خوشگوار انداز میں سر اثبات میں ہلایا،

"بابا بتاتے ہیں کہ آپ بہت اچھا کھیلا کرتے تھے اپنی جوانی میں آپ سے سیکھنے کا شرف حاصل ہوا ہے تو ضرور کچھ سیکھوں گا"

مراد احمد کو حیرت ہوئی،

"تو کیا تمہیں پہلے ہی نہیں کھیلنا اتا تھا" ازکان نے سر کی ہلکی سی جمبیش سے نفی میں جواب دیا۔

"نہیں مجھے کبھی کسی نے سکھایا ہی نہیں"

وہ شانے اچکا کر کہتا بہت بیچارا لگا، مراد احمد کو جانے کیوں اس پر ترس ایا۔ اگر نازق سالوں سے بزنس سنبھال رہی تھی تو ازکان بھی اس دوڑ میں پیچھے نہیں تھا، وقت کی قلت،

"ہاں! نہیں تھا تمہارے بابا کے پاس بھی وقت میرے پاس بھی نہیں تھا مگر آج دیکھو آج ہمارے پاس وقت ہی وقت ہے تمہیں ایک مشورہ دوں بلکہ اسے میری نصیحت سمجھو اپنی زندگی میں کبھی بھی بزنس کو اتنی اہمیت نہ دینا کہ یہ تمہیں زندگی جینے سے روکے"

"کیا آپ یہ بات اپنے ایکسپیرینس سے کہہ رہے ہیں" مراد احمد اس کے یوں کہنے پر سر جھکائیں ہنس دئے۔

"ہاں زندگی کا یہ تجربہ مجھے بہت بھاری پڑا ہے میں نے بزنس کو بہت سال دیے ہیں، بہت محنت کی، بہت وقت دیا، اور اپنی اولاد پر وقت خرچ ہی نہ کرسکا، اور آج میری اولاد اتنی بڑی ہو گئی ہے کہ وہ میرے کندھے تک آنے لگے میرا بوجھ سنبھالنے لگے"

وہ اسودگی سے کہہ رہے تھے،

"مراد چاچو کیا آپ سے ایک بات کہوں؟"

مراد احمد نے سر اثبات میں ہلایا،

"آپ ازکی سے ویسا پیار کیوں نہیں کرتے جیسا آپ اپنی باقی اولاد سے کرتے ہیں" مراد احمد خاموش ہو گئے ان کے پاس کہنے کے لیے کچھ بچا ہی نہیں تھا، مگر وہ غصہ نہیں تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ایسا نہیں ہے میں از کی سے بھی پیار کرتا ہوں وہ میری اولاد ہے وہ میرا حصہ ہے میں اسے پیار کیسے نہیں کر سکتا پر میں نے اتنے سال جو رویہ رکھا ہے میں نہیں جانتا کیوں پر وہ ہمیشہ ہمارے ارے اجاتا ہے جب وہ پیدا ہوئی تھی تو میں زکی کے غم میں تھا اس کے بعد پتہ نہیں کیوں مجھے وہ،وہ قصوروار لگنے لگا زکی کے مرنے کا،میں نہیں جانتا کیوں میں یہ بیوقوفی کرتا رہا مگر کچھ عرصے سے مجھے احساس ہوا ہے کہ میں نے بہت غلط کیا ہے،میں نہیں جانتا کیوں ہمارے درمیان ایک دیوار ہے برف کی دیوار جو ہمیں باقی باپ بیٹیوں کی طرح نہیں رہنے دیتی وہ بھی اب پہلے کی طرح مجھ سے بات نہیں کرتی پہلے وہ میرے ارد گرد گھوما کرتی تھی مجھ سے بات کرنا چاہتی تھی پر اب وہ کوئی کوشش نہیں کرتی اس کا کوشش نہ کرنا مجھے برا لگتا ہے"

"ظاہر ہے وہی سالوں سے کرتی آئی ہے اب اس نے حالات کو قبول کر لیا ہے"

"مگر اب حالات مختلف ہیں اب میں نہیں جانتا کیوں مگر مجھے یہ سب کچھ اچھا نہیں لگتا میرا دل کرتا ہے کہ وہ بھی مجھ سے ویسے بات کرے جیسے گزیل کرتی ہے،ویسے ضد کرے جیسے

ایڈم کرتا ہے،ویسے جیسے کبھی زکی کیا کرتا تھا،ویسے جیسے کبھی نازق کرتی تھی،عرصہ ہوا نازق نے بھی ضد کرنا چھوڑ دی ہے،مجھ سے کسی چیز پر ناراض ہونا چھوڑ دیا ہے،نازق اور ازکی بہت بڑی ہو گئی ہیں،اب وہ ضد نہیں کرتیں اور مجھے ان کا اتنی جلدی بڑے ہونا افسردہ کرتا ہے غلطی میری ہے میں نے اتنے سال ضائع کر دیا ہیں میں نہیں جانتا کیوں مگر عیلف کے مرنے کے بعد میرا ہر چیز سے دل اٹھ چکا تھا خود کو کام میں غرق کرنا چاہتا تھا اور میں نے کیا میں نہیں جانتا کیوں میں نے ایسا کیا مگر میں نے غلط کیا"

"تو آپ اب کوشش کریں پہلے وہ کرتی تھی اب آپ کر لیں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ بہت دوستانہ انداز میں گویا ہوا،

"میں نہیں جانتا کیوں ازکان مگر دیواریں توڑنا مجھے اسان نہیں لگتا اب میں پہلے کی طرح بے مروت نہیں رہا مگر میں نہیں جانتا کیوں میں اس کی طرف اتنا شفیق نہیں ہو پاتا،میں اس سے بات نہیں کر پاتا اور یہ چیز مجھے بہت افسردہ کرتی ہے"وہ اپنی دُھن میں کہہ رہے تھے۔

"خیر چلو ہم کھیلتے ہیں" وہ اپنی گولف سٹک اٹھائے واپس اپنی جگہ پر آ گئے تھے از کان نے بھی سر جھٹک کر اپنی گولف سٹک اٹھالی تھی اور وہ دونوں اب گولف کھیلنے لگے تھے۔ از کان کافی اناری کھلاڑی تھا اسے یہ کھیل سمجھانا بہت مشکل تھا۔ پھر کچھ وقت کے بعد مراد احمد تھک گئے، تو وہ واپس چلے گئے از کان کی نگاہوں نے مراد احمد کا تعاقب کیا یہاں تک کہ وہ منظر سے غائب نہ ہو گئے۔ اس کی نگاہوں میں ایک عجیب سا تاثر تھا یہ پہلے تاثر جیسا تاثر نہیں تھا اس کا خوشگوار سا لہجہ یکدم ہی بدل سا گیا۔ اس نے گولف کی سٹک کو زور سے بول پر مارا یوں کہ بال نشانے پر جا لگی۔

"آپ کو لگتا ہے کہ مجھے یہ کھیل آپ سے سیکھنے کی ضرورت ہے؟ نہیں میں اس کھیل میں بہت ماہر ہوں آپ یہ کھیل مجھے سکھا رہے ہیں جب کہ میں اس کھیل میں ایک عرصہ سے ہوں اب میں کھیلتا نہیں مہروں سے کھلواتا ہوں" پھر اپنی پینٹ کی جیب سے فون نکال کر اس نے ایک نمبر ڈائل کیا مراد احمد کا پیچھا کرتے رہو اور انہیں شک نہ ہو وہ حکم دیتا فون بند کر چکا تھا۔ اور واپس گولف کھیلنے لگا تھا ہر دفعہ بول اپنے نشان پر جاتی تھی۔

مالک چونکہ نیا تھا تو وہ زیادہ تر کام سے ناواقف تھا۔ اسے سمجھانا اسان ہوتا اگر یہ کوئی فوج کا مسئلہ ہوتا مگر یہ بزنس تھا۔ یہ اس کے لیے مشکل تھا اور نازق اسے یہ خود سمجھا رہی تھی اور مالک کے لیے یہ ایک موقع تھا نازق کو تنگ کرنے کا، وہ اتنا بھی نہ سمجھ نہیں تھا جتنا وہ بن رہا تھا نازق کو پتہ تھا کہ وہ یہ سب جان بوجھ کر کر رہا ہے۔ نازق نے کمال ضبط کا مظاہرہ کیا ایک ہفتے کی کڑی محنت کے بعد مالک کو کچھ اہم نکات سمجھا ہی دیے تھے اتنا کہ وہ شروع کر سکے باقی وہ ساتھ ساتھ ہر چیز کو چیک کرتی رہتی۔ مالک جان بوجھ کر کبھی کوئی فائل بدل دیتا تو کبھی فائل پر پانی گرا دیتا نازق نے یہ سب کچھ خاموشی سے برداشت کیا۔ اسے زیادہ فرق نہیں نظر ایا تھا مالک اور از کان میں اسے زیادہ فرق نہیں محسوس ہوا تھا۔ وہ دونوں ایک ہی تو جیسے تھے عورت کی حکومت نا قبول کرنے والے عجیب انسان ٹولز اینڈ ٹریول کا یہ پروجیکٹ احمد انڈسٹریز کو ملا تھا۔ نازق اس میں مالک کو ساتھ رکھنے کی غلطی نہیں کر سکتی تھی۔ مالک اس سب سے ناواقف تھا اور یہ بہترین وجہ تھی اسے پروجیکٹ میں شامل نہ

کرنے کے لیے دروازے پر ہونے والی دستک نے کیبورڈ پر چلتی اس کی انگلیوں کو روک، اس نے چہرہ اٹھا کر دیکھا تو گلاس ڈور کے اس پار مالک مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا، طنزیہ مسکراہٹ۔ اس نے سر کے خم سے اندر آنے کی اجازت دی، ملک چھ فٹ ایک انچ کا اونچا، لمبا، باروب، تیکھے نقوش والا وجی انسان تھا۔ وہ قدم قدم چلتا کرسی پر آہ بیٹھا نازق نے اپنا کام دوبارہ شروع کر دیا اور بہت مصروف انداز میں گویا ہوئی،

"مالک احمد تم اس پروجیکٹ میں ہمارے ساتھ نہیں ہو اس وقت تمہیں اس پروجیکٹ کی اہمیت نہیں پتا اور نہ ہی تمہیں اس کے بارے میں کوئی اہم معلومات حاصل ہیں غرض یہ کہ چاچو کی کمپنی کو ہونے والا پرافٹ ملے گا مگر وہ ہماری کمپنی سے کم ہو گا"

مالک کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی، اس نے ایک ہاتھ زور سے میز پر مارا،

"اور تم کون ہوتی ہو یہ فیصلہ کرنے والی" نازق کی کیبورڈ پر چلتی انگلیاں رکی نظریں اٹھا کر دیکھا اور کہا، "میں اس کمپنی کی چیئر پرسن ہوں احمد انڈسٹری اس وقت میرے انڈر ہے اور اگر تمہیں مسئلہ ہے تو تم بھی اسمہ احمد کی طرح جا سکتے ہو مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا اور نہ

نازل کلب
Clubb of Quality Content

ہی ہماری کمپنی تمہاری کمپنی کے بغیر سروائیو نہیں کر پائے گی تم لوگوں کو ہماری ضرورت ہے یاد رکھو اگر تمہیں یہ سب کچھ اتا ہوتا تو تم ضرور آتے"

اس نے بے نیازی سے شانے اچکائے،

"افسوس میں نے بہت محنت کی مگر تم نہ سیکھ سکے کل ہماری فائنل میٹنگ ہوگی ہمارے پروجیکٹ پاٹنرز کے ساتھ میں نے کوشش کی تھی کہ یہ کام تم جلدی سمجھ جاؤ مگر میں نہیں جانتی کہ تمہیں یہ سمجھ کیوں نہیں آرہا امید کرتی ہوں کہ ائندہ آنے والے پروجیکٹس میں تم شرکت کر سکو"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ کہہ کر دوبارہ اپنا کام کرنے لگی وہ یوں کام کر رہی تھی جیسے اس کے سوا وہاں پر کوئی ہو ہی نہیں،سامنے بیٹھا ہوا انسان اگسزسٹ ہی نہ کرتا ہو مالک غصے اور اشتیال کی حالت میں وہاں سے اٹھ کر باہر گیا یہ سب کچھ اسان نہیں تھا لیکن اتنا مشکل بھی نہیں تھا۔مالک نے گلاس ڈور کو بہت زور سے مارا نازق کی کام کرتی ہوئی انگلیاں بس ایک لمحے کے لیے رکی اور پھر دوبارہ ویسے ہی کام کرنے لگی ایسے چھوٹے چھوٹے جھٹکوں سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ

بڑے زلزلے سروائیو کر چکی تھی وہ سر جھٹک کر اپنا کام کرنے لگی، ابھی بہت کچھ تھا کرنے کو ابھی بہت لوگ تھے ملنے کو۔

نور میز کی ایک طرف بیٹھی ہوئی مسلسل گھڑی کو دیکھ رہی تھی۔ انکھوں پر چشمہ جمائے وہ انتظار کر رہی تھی۔ ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ ادریس نے آنے میں دیری کی ہو، نازق یا اس کے کسی بھی رشتہ دار سے اس دن کے بعد نور نے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا ادریس نے بھی بہت مشکل سے اسے یہاں ملنے پر راضی کیا تھا، مگر اب وہ خود کہاں تھا اس سے اب انتظار نہیں ہو رہا تھا کوفت ہونے لگی تھی وہ جانے لگی جب اس نے ادریس کو آتا دیکھا ایک دل فریب مسکراہٹ اس کے چہرے پر تھی یوں لگ رہا تھا جیسے سب کچھ رک گیا ہو، بس وہ چل کر آرہا ہو وقت، شور، لوگ، ہر چیز اپنی جگہ ساقت ہوئی، جامد ہو گئی ہو، بس وہ آرہا ہو اور مسکرا رہا ہو وہ اچھا لگ رہا تھا مگر یہ بات وہ اسے نہیں بتا سکتی تھی کیونکہ وہ وقت پر نہیں آیا تھا اور وہ غصے میں تھی، مگر کیا صرف اس وجہ سے نہیں پتا سکتی تھی۔ وہ مسکرا کر آتا سیدھا اپنی کرسی پر بیٹھا وہ جان بوجھ کر اس کے تاثرات کو اگنور کر رہا تھا۔

Clubb of Quality Content

"السلام علیکم"

"وعلیکم السلام" جتنا خلوص اس کے سلام میں تھا اتنا ہی غصہ اس کے وعلیکم السلام میں تھا۔

"معذرت مجھے ذرا دیر ہو گئی" توقع کے برعکس اس نے کچھ نہیں کہا،

"مجھے یہاں کیوں بلایا گیا ہے" ادریس کو حیرت ہوئی اس نے کوئی طنز نہیں کیا تھا، اسے عجیب لگ رہا تھا۔ وہ ایسے بات نہیں کرتی تھی وہ شاید واقعی بہت ہٹ ہوئی تھی۔ نازق کہ گھر میں کیا ہوا تھا یہ ادریس کو معلوم تھا ایک ضروری بات تھی وہ کرنی تھی اس لیے بلایا تھا اس کا سنجیدہ اور دو ٹوک لہجہ اسے کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ "نور میں نہیں جانتا نازق نے ایسا کیوں کیا لیکن وہ تمہیں ہٹ نہیں کرنا چاہتی تھی میں بس اتنا جانتا ہوں" وہ چند لمحے خاموش رہی پھر جب بولی تو بس اتنا،

"ادریس تمہیں اور بھی کچھ کہنا ہے" وہ اور بھی کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن نور نے میز پر رکھا اپنا پرس اٹھایا اور کرسی دھکیل کر جانے لگی وہ اسے روکنا چاہتا تھا مگر وہ اسے نہ روک سکا،

ادریس کا سر جھک گیا کچھ لمحوں کے بعد اس نے سر اٹھایا تو وہ وہیں تھی وہ نہیں گئی وہ نہیں

گئی، وہ یکدم ہی پر جوش ہوا، کرسی دھکیل کر کھڑا ہوا، نور گہری انکھوں سے سامنے کھڑی نازق کو دیکھ رہی تھی جو اسی کی طرح سے بات کرنے والی تھی۔ ادریس خاموش ہو گیا جانتا تھا عورتیں اپنا معاملہ خود حل کر لیں گی اور وہ اپنا کام ویسے بھی کر چکا تھا اسے بس نور کو وہاں روکنا تھا نازق کے آنے تک اور وہ یہ کر چکا تھا۔ نازق قدم قدم چلتی ان کے سامنے آ گئی عین اس کے سامنے دو قدم دور کھڑی ہوئی۔

"نور خان جیسا کہ تم نے کہا تھا اب ہم تب ملیں گے جب مجھے تم پر بھروسہ ہو تو میں نے اپنے ایک بھروس مند ادمی سے اشارہ ادریس کی طرف تھا تم سے رابطہ کیا ہے اب ہمارے پاس وقت نہیں ہے ہمیں کیس ڈسکس کرنا ہے پر کیا آپ مجھ سے پوچھنا پسند کریں گی کہ میں یہ کیس لینا بھی چاہتی ہوں یا نہیں" اس کے لہجے میں ایک عجیب سا تاثر تھا جیسے اعتبار ٹوٹنے کا ہو۔ نازق نے بے نیازی سے شانے اچکائے،

"تمہاری مرضی تم کرنا چاہو تو ٹھیک نہیں تو شہر میں اور بہت وکیل ہیں کافی اچھے ہیں تم چاہو تو بات کر لو سوچ لو نہیں کرنا چاہتی نہ کرو مجھے کوئی مسئلہ نہیں" اس کا لہجہ حد درجہ

نارمل تھا اور نور کو اس کا اتنا نارمل ہونا ذرا بھی اچھا نہیں لگا اس نے اس کو کتنا بے عزت کیا تھا کچھ کہے بغیر اشتعال کے عالم میں وہ وہاں سے چلی گئی اس نے دروازے سے باہر نکلتے ہوئے بس ایک لمحہ بس ایک لمحہ کے لیے اس عورت کو دیکھا جسے وہ بہت پسند کرتی تھی، کیا تھی، وہ عورت پل میں تولا پل میں ماشہ ایک سیکنڈ میں آسمان پر بیٹھاتی تو دوسرے سیکنڈ زمین پر لامارتی وہ ضرورت سے زیادہ عجیب تھی وہ گلاس ڈور سے باہر چلی گئی مگر اس کی نگاہیں مسلسل اس عورت پر تھی۔ کچھ لمحے ایسے ہی سرک گئے خاموشی کی نظر پھے ادریس جانے لگا میری بات سنو اس نے بہت مشکل سے یہ لفظ ادا کیے تھے۔ ادریس کچھ کہے بغیر خاموشی سے اس کی بات سننے کے لیے مڑا،

"تمہیں جو مسئلہ ہے مجھے صاف صاف کہو"

"مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے" ادریس نے بے نیازی سے شانے اچکائے اس کا نازق کے چہرے کے زاویہ بدلے

Clubb of Quality Content

"کیا تمہیں نہیں پتا کہ میں کس طرح کام کرتی ہوں تمہیں لگتا ہے کہ مجھے احساس نہیں کہ تم اس دن صرف اچھا صحیح سے بات نہیں کر رہے تھے وہ جیسے دل کا غبار نکال رہی تھی تمہیں لگتا ہے کہ میں بے وقوف ہوں" وہ خاموشی سے بس کھڑا رہا۔ اس کی سنتا رہا،

"میں جانتی تھی کہ اسے میرا گھر بہت پسند ہے، اسی لیے میں نے اسے ہر جگہ جانے دیا ہر جگہ گھومنے دیا ورنہ میرے گھر میں کوئی اس طرح گھومے اور کوئی روک بھی نہ سکے ایسا ناممکن ہے میں نے اسے گھومنے دیا اس لیے کیو کہ میں جانتی تھی وہ میرا گھر دیکھنا چاہتی ہے میں اس کا اعتماد لینا چاہتی تھی اور جاننا چاہتی تھی کہ اس میں کتنی پوراعتمادی ہے وہ کتنے بھروسے کے لائق ہے کیا وہ اس قابل بھی ہے کہ اس کو رازدار بنایا جائے"

نازق تیز تیز بول رہی تھی یکدم میں اس کا گلا رک گیا۔ ادریس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھانا چاہا مگر اس نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا میں خود بیٹھ سکتی ہوں۔ ادریس فورن دور ہوا یہ عورت کب کرنٹ مارنے لگتی کس کو پتا، "محترمہ میں آپ سے صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے آپ سے کوئی مسئلہ نہیں اور نہ ہی میں آپ سے ناراض ہوں میں جانتا تھا کہ آپ

کی نیت ہر گز بھی اسے ہٹ کرنے کی نہیں تھی لیکن میں معافی چاہتا ہوں اگر آپ کو کہیں پہ یہ لگا کہ میں آپ سے ناراض ہوں جس کی وجہ سے تم مجھے اتنی لمبی وضاحت دے رہی ہو تم لمبی وضاحتیں دیتی اچھی نہیں لگتی، صرف تقریر کیا کرو، حکم صادر کیا کرو،اور از کان کا دماغ کھایا کرو،باقی سب کو میں دیکھ لوں گا"اس کا لہجہ اس طرح کا تھا کہ وہ ہنسنے پر مجبور ہو گئے، جانے کیوں اس کی انکھوں میں نمی تیر گئی،اس کے دوست کم تھے مگر مخلص تھے وہ یکدم آٹھی پھر جانے لگی،

"یار تم عورتوں کو کیا مسئلہ ہے تم لوگوں کو لگتا ہے کہ بیچ میں چھوڑ کے جانے سے کیا تم لوگ بہت اچھی لگتی ہو"وہ جو جانے کے لیے مڑی تھی اس بات پر رک گئی مڑ کر ادریس کی طرف دیکھا،

"میرا پتہ نہیں کم از کم تمہیں نور بہت اچھی لگتی ہے"اور اس بات پر ادریس سر جھکائے مسکرا دیا۔نازق نے دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا،وہ کافی وقت مسکراتا رہا اسے نہیں پتہ کہ نازق کب وہاں سے گئی۔

نازق آج دیر سے گھر آئی تھی، وہ اپنے کمرے میں جانے لگی جب ایڈم نے اسے پوکارا،

"ابلا کوفی پینی ہے "نازق نے ایڈم کو محبت سے دیکھا اسے کوفی کی بہت طلب ہو رہی تھی۔

نازق نے سر اثبات میں ہلایا۔ ایڈم کشن کی طرف بھاگا، نازق مسکورا کر اپنے کمرے میں چلی گئی تقریبن پانچ منٹ کے بعد ایڈم ہاتھ میں ٹرے اٹھائے دو کپ کافی کے ساتھ اپنی مسکوراہٹ چہرے پر سجائے کمرے میں داخل ہوا۔ نازق اپنے کمرے سے ملحکا ٹرس پر تھی، ایڈم کوفی کے مگ لیے ٹرس پر آگیا۔ ٹرے کو بہت نفاست سے گول میز پر رکھ دیا پھر گرنے کے سے انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔

" آج میں بہت تھک گیا ہوں نازق بی نوں کو حیات کے ساتھ ہسپتال جانا تھا سارا کام مجھے کرنا پڑا ہے" وہ تھکے تھکے انداز میں کہہ رہا تھا۔ مگر وہ اسے نہیں دیکھ رہی تھی وہ اسمان پر چمکتے چاند کو دیکھ رہی تھی۔ ایڈم اپنی دھن کہے جا رہا تھا۔

Clubb of Quality Content

"ایڈم تمہیں چاند کیسا لگتا ہے"ایڈم یکدم ہی ساکت ہو گیا۔اسے کوئی جواب ہی نہ بن پایا،

نازق نے چہرا مڑ کر دیکھا،

"کیا تمہیں پتا ہے جو لوگ چاند سے اوبسیسڈ ہوتے ہیں انھیں کیا کہتے ہیں"ایڈم نے سر نفی

میں ہلایا selanophile

ایڈم کو کچھ سمجھ نہیں آیا،

"یہ ان لوگوں کہ لیے استعمال ہوتا ہے جو چاند کو بہت پسند کرتے ہیں بلکل ویسے جیسے

bibliophile,astrophile,hippophile,anthrophile"ویسے نازق

انسان سیدھی طرحا بھی پتا سکتا ہے پر نہیں جب تک نازق اپنا کچھ نہ ڈال لے تب تک نازق کو

سکون کہاں"اس کا انداز مزا کیا تھا،نازق کھلے دل سے مسکورائ۔دونوں نے کوفی کا مگ

لبوں سے لگایا۔عقب سے آنے والی آواز پر دونوں نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر

کہا"مونا"

مونا تیزی سے نازق کی گود میں آ بیٹھی،نازق نرم ہاتھوں سے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتی رہی اسے احساس ہو رہا تھاوہ سب سے کم وقت مونا کو دیتی ہے۔ مونا اسے بہت عزیز تھی اس کا رنگ،اس کے بال،اسے ہمت دیتے تھے اس کا رنگ کون سا تھا ہلکا بھورا وہ گھنگریالے بالوں کو کانوں کے پیچھے ارستی مونا کو گلے سے لگا رہی تھی۔ مونا بھی اسے اپنے بچوں کی طرح عزیز تھی۔یکدم اس کی نظر ٹیرس سے نیچے دروازے سے اندر آتی ایک گاڑی پر پڑی جو مین گیٹ عبور کرتی پورچ میں داخل ہو رہی تھی۔ وہ ایک دم ہی آ ٹھی،اس کے ساتھ ایڈم بھی اٹھا۔اس کے ہاتھ میں مونا ویسے ہی تھی وہ اس گاڑی کو جانتی تھی وہ تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتی نیچے آئی۔

"کون آیا ہے اس نے گارڈ سے پوچھا"

"قاسم صاحب آئے ہیں" گاڈ نے معدب سے جواب دیا اس نے یکدم ہی ایڈم کو دیکھا اور ایڈم نے شان نے اچکائے، جیسے کہہ رہا ہو،میں نہیں جانتا وہ مونا کو ہاتھ میں اٹھائے باہر کی طرف ہوئی، قاسم احمد اپنی گاڑی سے اتر کر اب داخلی دروازے سے اندر آرہے تھے،نازق کو

دیکھ کر جو خوشی انھیں ہوئی تھی وہ ان کے چہرے سے عیاں ہو رہی تھی مگر ان کے پیچھے بھی کوئی تھا اس کا چہرہ واضح نہیں تھا۔ شاید چہرہ جھکائے آ رہا تھا۔ جانے کون تھا؟ یکدم ہی مونا نے اس کے ہاتھ سے چھلانگ لگا دی، وہ بدک کر پیچھے ہوئی مونا قاسم احمد کے عقب سے نکل کر پیچھے کھڑے اس شخص کے پاس چلی گئی جس کا چہرہ واضح نہیں تھا۔ اس شخص نے جھک کر مونا کو اٹھایا قاسم احمد اب اس کے سامنے تھے پھر وہ یک لخت ہی مڑے تو اس انسان کا چہرہ واضح ہوا، وہ فتحان تھا، فتحان مونا کو ہاتھ میں اٹھائے نرمی سے اس کے بال سہلا رہا تھا جیسے چند لمحے نازق کر رہی تھی۔ نازق انہیں یوں ہی دیکھتی رہی یوں، ساکت۔ قاسم احمد نے بات کا اغاز کیا تو اس کا سکتا ٹوٹا۔

"اندر آنے کا نہیں کہو گی" وہ سر ہلاتی انھیں اندر آنے کا راستہ دے چکی تھی۔ ایڈم بھی ساتھ ہی تھا کچھ دیر بعد وہ سب ڈرائنگ روم میں تھے۔

"میں نے سوچا آج کیوں نہ صاحب زادے کو چائے پلائی جائے" اشارہ فتحان کی طرف تھا۔

Clubb of Quality Content

"ایک عرصہ یہ پاکستان سے دور رہے ہیں اور انہوں نے پاکستان کے مشروبات نہیں پیئے جس میں سرفہرست چائے آتی ہے میں چاہتا تھا چاہے کسی بہترین جگہ سے پلاؤ تو سوچا تمہارے ہاتھوں کی بنی ہوئی چائے سے بہتر کون سی چائے ہوگی" وہ خوش دلی سے کہتے اس کو مسکرانے پر مجبور کر گئے تھے۔

"تو یعنی آپ چائے پینے آئے ہیں"

"ہاں بالکل، بھلا تم سے اچھی چائے کوئی بنا سکتا ہے" اور وہ دونوں ہنسنے لگے وہ چائے بنانے چلی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ایڈم کیا گزیل جاگ رہی ہے" قاسم احمد کو گزیل بہت اچھی لگتی تھی،وہ بہت باتونی لڑکی تھی بہت باتیں کرتی تھی اور قاسم احمد کو اس کی باتیں اچھی لگتی تھیں۔

"جی تایا وہ جاگ رہی ہے میں اسے بتاتا ہوں کہ آپ آئے ہیں" مونا ابھی بھی فتحان کے پاس تھی۔ ایڈم گزیل کو بلانے گیا تو وہ دونوں اکیلے وہاں پر بیٹھے رہ گئے،

"فتحان اگر تم مراد کا گھر دیکھنا چاہتے ہو تو تم دیکھ سکتے ہو وہ برا نہیں مانیں گے"

وہ سر ہلاتا مونا کو ہاتھ میں اٹھائے اگے بڑھ گیا جانے کیوں،اسے گھر دیکھنے کا شوق پیدا ہوا تھا پہلے تو کبھی گھر نہیں دیکھنا چاہتا تھا،شاید وہ کسی اور کی تلاش میں تھا۔

مراد احمد اس وقت گھر پر نہیں تھے۔ وہ اپنے کسی ضروری کام کے سلسلے میں باہر تھے فتحان راہداریوں سے گزرتے کچن تک آیا جہاں نازق گنگریلوں بالوں کو ایک طرف سے کان کے پیچھے اورستے چائے میں چینی ڈال رہی تھی،وہ مونا کو ہاتھ میں لیے چہرے پر مسکراہٹ سجائے کچن کے دروازے تک آیا

"مونا کیا حال ہے کیونکہ میں انسانوں سے یہ سوال تو اب کر نہیں سکتا تو سوچا تم سے ہی کر لوں انسان تو بہت ہی بے مروت ہیں صرف اپنے تایا سے چائے پوچھتے ہیں حالانکہ میں بھی ہوں"

وہ ایسا دکھا رہا تھا جیسے مونا سے بات کر رہا ہو مگر وہ بات صاف صاف نازق سے کر رہا تھا۔اس کے برعکس وہ اپنا کام خاموشی سے کر رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اب دیکھو نا مونا زیان کہتا ہے کہ یہ انسان اتنے برے بھی نہیں میں کیسے کہہ سکتا ہوں کہ وہ صحیح کہتا ہے پر میں اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ انسان بہت ہی بے مروت ہیں"

وہ انسان صرف ایک انسان کو کہہ رہا تھا۔ نازق نے نظر اٹھا کر اس کو دیکھا دروازے سے ٹیک لگائے ہاتھ میں مونا کو پکڑے بلیک شرٹ بلیک پنٹ میں وہ اچھا لگ رہا تھا۔ وہ قدم قدم چلتی دروازے تک آئی، مونا ایک جھٹکے سے اس کی گود سے اتر کر نیچے زمین پر چلی گئی ایک نظر مونا کو دیکھا اور پھر فتحان کو،

"انسان انسانوں سے ہی بات کریں تو بہتر ہوتا ہے اگر وہ شکوہ چیزوں یا جانوروں سے کرنے لگے تو تعلق مضبوط نہیں رہتا، خیر ہمارے درمیان تو کوئی تعلق نہیں مگر تم نے جو بات کرنی ہے مجھ سے کرو تم کیا کہنا چاہتے ہو"

وہ اتنی صاف گوئی سے کہ رہی تھی کہ فتحان کچھ لمحے کچھ کہہ ہی نہ سکا پھر بہت مشکل سے ہمت جمع کر کے اس نے صرف ایک لفظ کہا،

"سوری"

Clubb of Quality Content!
ناولز کلب

نازق کو حیرت ہوئی یہ لفظ اس سے پہلے بار ہی کسی نے کہا تھا وہ بھی کسی دباؤ کے بغیر، پہلی دفعہ کسی نے اپنی غلطی تسلیم کی تھی۔

"میں جانتا ہوں مجھے اس دن وہ بات نہیں کرنی چاہیے تھی اور میرا مقصد وہ نہیں تھا" وہ اور بھی کچھ کہنا چاہ رہا تھا مگر نہیں وہ مڑ گئی،

"یہاں سے جاؤ"

وہ بس یہی کہ سکی، وہ چند لمحہ کہ لیے وہاں رو کا پھر باہر چلا گیا۔ نازق اسے جاتا دیکھتی رہی۔

چند لمحوں بعد وہ چائے لے کر لان میں آئی جہاں ایڈم اور گزیل بیڈ منٹن کھیل رہے تھے، اور قاسم احمد لون میں لگی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھے تھے۔ درمیان میں لگی میز پر چائے کے بھاپ اڑاتے کپ پڑے تھے ایڈم اور گزیل کھیل کھیل کر تھک چکے تھے۔

"نازق آپ کھیل نے آئے" اس نے مسکرا کر ایڈم کو نہ کہا،

"تم لوگ کھیلو میں نہیں کھیل رہی"

" کیوں تمہیں کھیلنا نہیں آتا" فتحان نے عام سے لہجے میں کہا،وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے،اور قاسم احمد میز کے ایک طرف یوں کہ قاسم احمد کے ایک طرف نازق تھی جبکہ دوسری طرف فتحان۔نازق کو لگا نہیں تھا کہ فتحان قاسم احمد کے سامنے بھی یوں بات کر سکتا ہے۔

" نہیں میں کافی اچھا کھیل لیتی ہوں"

"اچھا مجھے لگا نہیں تھا"

"فتحان تم تو جرمنی میں کافی بیٹمینٹ کھیلتے تھے تو کیوں نہ ایک میچ لگالو نازق کے ساتھ" قاسم احمد کے کہنے پر دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا،

"نازق بھی بہت اچھا کھیلتی ہے مزہ آئے گا" مشورہ قاسم احمد کا تھا مگر پھر بھی نازق نے انکار کر دیا۔

" نہیں کھیلنا ابھی کسی اور دن"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا تمہیں واقعی کھیلنا آتا ہے"

تمہیں،وہ نازق سے ڈیرا کٹ سوال کر رہا تھا یا چیلنج کر رہا تھا،وہ جان نہ سکی کچھ کہے بغیر اٹھی اور ایڈم کے پاس گئی اس کے ہاتھ سے ریکٹ لے لیا۔

"اس کا جواب میں منہ سے نہیں کھیل کر دوں گی"وہ سر جھکائے مسکرا دیا،جو وہ کرنا چاہتا تھا وہ کر چکا تھا۔وہ اٹھا اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا گزیل سے ریکٹ لے کر کھیلنے لگا۔ایڈم اور گزیل دونوں ایک طرف کھڑے ہو گئے کچھ وقت وہ دونوں ان دونوں کو کھیلتا دیکھتے رہے پھر جانے ایڈم کو کیا سوجی وہ گزیل کے کان کے قریب ہوا،

Clubb of Quality Content

Don't you think he is in love with her"

گز نے اسے دیکھا

"yes I do"

پر نازق کا تو کچھ نہیں کہہ سکتے نا"

،گزیل نے خدشہ ظاہر کیا

ہاں یہ بات بھی ہے نازق کا تو ہم کچھ بھی نہیں کہہ سکتے انہیں پتہ نہیں کوئی پسند ہی نہیں آتا

"

،ایڈم نے بیچارگی سے کہا، گزیل نے منہ بنا کر ایڈم کے کان میں کہا

کتنا اچھا ہوتا نا اگر نازق فتحان بھائی کو پسند کرتی ایڈم نے ایک چپت گزیل کے سر پر لگائی

تم اپنا خیالی پلاؤ بنانا بند کرو ایسا کچھ نہیں ہونے والا، گزیل نے منہ بسور کر ایڈم کو دیکھا پھر منہ

پھیر کر نازق کی طرف دیکھا۔ قاسم احمد کا فون بجا اور وہ کرسی سے اٹھ کر ایک طرف فون

ریسیو کرنے گئے انھوں نے نازق کو مڑ کر دیکھا دوسری طرف سے کوئی کچھ کہہ رہا تھا اسے

شک تو نہیں ہوا وہ بہت ذہین ہے، وہ نازق کو دیکھتے ہوئے کہہ رہے تھے، دوسری طرف

۔سے جواب موصول ہوا تھا

۔پھر بھی دھیان کرنا میں نہیں چاہتا کہ اسے پتہ چلے کہ میں اس کا پیچھا کر رہا ہوں

۔اس سارا وقت وہ نازق کو دیکھ رہے تھے

اور یہاں سے کہانی کا زاویہ بدلنے لگا نازق شٹل کو ریکٹ سے زور سے مار رہی تھی پھر شٹل فتحان کی طرف گئی اسے زور سے مارا کچھ لمحے یہی ہوتا رہا پھر فتحان نے زور سے شٹل کو ریلگڈ سے مارا اتنی زور سے کہ وہ نازق کے ہاتھ پہ جا کے لگی شٹل اتنی تیزی سے آئی کہ نازق کے ہاتھ پر ایک کٹ کا نشان چھوڑ گئی۔ خون ایک دم رسنے لگا ایڈم اور گزیل نازق کی طرف بھاگے فتحان نے بھی ریکٹ کو زور سے نیچے پھینکا اور وہ نازق کی طرف بھاگا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نازق یہ کیا ہو گیا

گزیل اس کے ہاتھ سے خون راستہ دیکھ پریشان ہو گئی خون بہے جا رہا تھا روکنے کے لیے ، پاس کچھ بھی نہیں تھا فتحان نے نظر ادھر ادھر دہرائیوں کہ کوئی چیز خون روک سکے مگر کچھ ،نہ ملا اس نے اپنی شرٹ سے نازق کا ہاتھ صاف کرنا چاہا مگر نازق نے ہاتھ دور کر لیا

میرا صرف نام نازق ہے میں اتنی نرم نہیں کہ مجھے اتنی سی چوٹ سے درد ہونے لگے،وہ رستے خون اور کٹے ہوئے ہاتھ کو لیے دو قدم پیچھے ہوئی پھر تین قدم پھر چار قدم اور پھر اندر

بھاگ گئی۔ وہ سب وہاں کھڑے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے کسی کے پاس کوئی جواب نہیں تھا وہ خاموشی سے میز کے ارد گرد لگی کرسیوں پر ابیٹھے ہیں کچھ لمحوں کے بعد وہ باہر تھی اپنے ہاتھ پر ایک پٹی باندھے،وہ قدم قدم چلتی ہوئی فتحان کے سامنے اکھڑی ہوئی اور۔بولی میں اپنے زخم خود صاف کرنا جانتی ہوں کیونکہ لوگ صرف زخم دینا جانتے ہیں

اس کے لہجے میں فتحان کے لیے طنز نہیں تھا لیکن اس نے محسوس کیا تھا ابھی وہ کچھ کہتا اس سے پہلے بی نوں نے آکر قاسم احمد کے جانے کی اطلاع دی نازق نے حیرت سے بی نوں کی طرف دیکھا

۔کیا مطلب وہ چلے گئے وہ تو مجھ سے ملے بھی نہیں وہ مجھ سے ملے بغیر کیسے جاسکتے ہیں

بی نوں نے لاعلمی سے شانے اچکائے وہ زمین پر کسی غیر موری نقطے کو دیکھنے لگی وہ کچھ سوچ رہی تھی پھر نظروں کا رخ ایڈم اور گزیری کی طرف کیا

تم دونوں جاؤ اور جا کر سو جاؤ تم لوگوں نے صبح اپنے اپنے انسٹیٹیوٹ بھی جانا ہے۔ وہ فورا اس کی بات مانتے ہوئے اپنے اپنے کمروں میں جانے کے لیے اگے بڑھے اور وہ خود

فتحان کو وہاں چھوڑے وک کرنے چلی گئی گھر سے باہر۔ وہ فرسٹریٹڈ تھی اسے اس وقت کسی کی پرواہ نہیں تھی۔ ایسا پہلی دفعہ ہوا تھا کہ قاسم احمد اسے ملے بغیر گئے ہوں حتی کہ اسے پتائے بغیر گئے ہوں وہ کچھ دور گئی تھی جب اسے احساس ہوا کہ اس کے پیچھے کوئی ہے وہ چلتی رہی، کچھ دور جانے کے بعد کسی احساس کے تحت وہ مڑی، وہاں فتحان تھا۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو

فتحان جیبوں میں ہاتھ ڈالے بولا

تم نرم نہیں ہو تم صرف نام کی نازق ہو مگر پھر بھی مجھے یہ گوارا نہیں کہ تم رات کے اس وقت اکیلی باہر آؤ اور تمہاری حفاظت کرنے کو کوئی نہ ہو۔

جب تم یہاں نہیں تھے تب بھی میں آتی تھی تب بھی میرے ساتھ کوئی نہیں آتا تھا، مجھے اپنی حفاظت کے لیے ان لوگوں کی ضرورت نہیں جو سالوں یہاں نہیں تھے بلکہ مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے بے نیازی سے شانے اچکائے تم جو مرضی کہو تم مجھ سے وہ نہیں کروا سکتی جو میں نہیں کرنا چاہتا اور جو میں کرنا چاہتا ہوں وہ کرنے سے مجھے کوئی

روک نہیں سکتا اگر تم نازق مراد احمد ہو تو میں بھی فتحان قاسم احمد ہوں۔ نازق چاہتے ہوئے بھی اسے روک نہ سکی اگلے 20 منٹ وہ چلتی رہی چلتی رہی اور وہ اس کے پیچھے چلتا رہا اس کے ہر قدم کے ساتھ فتحان کا قدم اٹھتا تھا، وہ اس سے ذرا فاصلے پر چل رہا تھا مگر جہاں وہ قدم اٹھاتی وہ وہاں قدم اٹھاتا جہاں وہ رکھتی وہاں وہ رکھتا، وہ اس کے پیچھے سائے کی طرح تھا وہ سایہ جو حفاظت دے رہا ہو وہ سایہ جو مصیبت سے بچانے آیا ہو، وہ سایہ جو سہارا دینے آیا ہو، فتحان کو محسوس ہوا کہ وہ اپنی دھن میں چل رہی ہے اسے اس کے ہونے کا احساس نہیں مگر وہ احساس کروانا بھی نہیں چاہتا تھا۔ وہ بس اس کی حفاظت کرنا چاہتا تھا اور رات کے اس پہر اسے تنہا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ کچھ لوگ ہوتے ہیں جو صرف ہماری حفاظت کرنا چاہتے ہیں ایک فاصلے سے۔ وہ واپس گیٹ پر رکی، فتحان کی طرف مڑ کر دیکھا اگرچہ میں نے اس کے لیے نہیں کہا تھا مگر تم ساتھ آئے، تم نہ بھی آتے تب بھی مجھے کوئی مسئلہ نہیں تھا مگر میں اتنا کہنا چاہتی ہوں کہ شکریہ آنے کے لیے وہ ذرا آگے کو ہو کر جھو کا اور تعریف وصولی۔

نازق مراد احمد سے شکریہ ملائم بات نہیں وہ دل کھول کر سر پیچھے کی طرف پھینکے اسمان کی طرف دیکھتے ہوئے مسکورادی۔ اب وہ کافی ہلکا محسوس کر رہی تھی۔ یہ انسان اچھا تھا بات کر کے اچھا لگا تھا۔ نازق اسے گیٹ پر چھوڑے خود اندر اگئی وہ اسے چند قدم کے فاصلے پر تھی جب اس نے پوچھا،

تمہارا فیورٹ کلر کون سا ہے؟

وہ ایک لمحے کو رکی اور چہرہ مڑے جواب دیا

کھوے رینگی اور مسکرا کر اندر چلی گئی وہ اس کے اندر جانے تک انتظار کرتا رہا جیسے ہی وہ اندر گئی وہ سر جھکائے مسکرایا اور اپنی گاڑی کی طرف مڑ گیا اب وہ احمد اراز جا رہا تھا۔

اگلے دن مراد احمد صبح جلدی آگئے تھے انھوں نے بی نوں کے ہاتھ نازق کو پیغام بجھوایا تھا۔ نازق ان کی سٹڈی کے باہر کھڑی تھی اس کا دل دھڑک رہا تھا، جانے کیوں اسے کچھ عجیب سا لگ رہا تھا۔ وہ دروازے پہ دستک دیتی چہرہ اندر کیے اندر آنے کی اجازت مانگ رہی تھی۔

مراد احمد نے سر کے خم سے اسے اندر انے کا اشارہ کیا، وہ قدم قدم چلتی میز تک آئی

۔جی مراد بابا اپ نے بلایا تھا

نازق مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے میں بات کو طول نہیں دیتا میں چاہتا ہوں کہ تم مالک سے شادی کرو لیکن یہ میری خواہش ہے اگر تم نہیں چاہتی تو ہم نہیں کریں گے، کچھ لمحے کی خاموشی ان کے درمیان آئی پھر نازق بولی میرا اس وقت ایسا کوئی ارادہ نہیں اور مالک کے ساتھ تو بالکل بھی نہیں۔ مالک اور میں بالکل بھی کمپیٹیبل نہیں ہیں۔ آپ کی بات پر میں غور نہیں کروں گی اور یہی میرا جواب ہے۔ وہ سمجھنے کے سے انداز میں سر ہلانے لگے

۔ٹھیک ہے پر میں تمہیں ایک بات بتانا چاہتا ہوں میں اس شخص کو ڈھونڈ رہا ہوں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842